رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ

لاہور پاکستان

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲	یکم تبلیغ ۱۳۲۷ ہش	۱۹ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ	یکم فروری ۱۹۴۸ء	نمبر ۲۱

اخبار احمدیہ

لاہور ۳۱ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً آرام ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سرکردہ کانگرسی لیڈروں کو قتل کر دینے کی سازش کا انکشاف

ایک اور کانگرسی لیڈر پر قاتلانہ حملہ

گاندھی جی کی آخری رسوم ادا کر دی گئیں۔

دنیا کے اطراف و جوانب میں گاندھی جی کی موت پر اظہارِ افسوس

لنڈن ۳۱ جنوری۔ کل ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں گاندھی جی کی اچانک موت پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ جارج ششم بادشاہ انگلستان لارڈ ماؤنٹ بیٹن۔ جنرل سمٹس۔ صدر ٹرومین۔ مسٹر ایٹلی و دیگر نامور ادیب و سیاست دان کیا ہندو اور کیا مسلمان جس نے کہا یہی کہا کہ گاندھی جی کی وفات حسرت آیات ہندوستان کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے جو آجکل اقوام عالم کی امن کونسل (لیک سکسس) میں پاکستانی وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔ ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر گوپال سوامی آئنگر کی قیام گاہ پر پہنچ کر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کیا۔ آپ ان اولین لوگوں میں سے ایک تھے جو گاندھی جی کی وفات کی خبر سنتے ہی تعزیت کے لئے مسٹر گوپال سوامی آئنگر کے پاس آئے۔ دنیا کے اطراف و جوانب سے جو تعزیتی پیغامات اس موقعہ پر ارسال کئے گئے ان میں خاص طور پر قابل ذکر انگلستان کے ملک معظم کا پیغام تھا۔ جس میں آپ نے گاندھی جی کی وفات کو تمام بنی نوع انسان کے حق میں ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ امریکہ کے صدر ٹرومین نے کہا کہ گاندھی جی کی زندگی اور ان کا وہ عظیم الشان کام جو انہوں نے اپنی زندگی میں انجام دیا (باقی صفحہ ۸ کالم ۵ پر)

تین یوم کے لئے امن کونسل کی کارروائی ملتوی کر دی گئی

گاندھی جی کی وفات پر سر محمد ظفر اللہ خان کا اظہارِ افسوس

لیک سکسس۔ ۳۱ جنوری۔ کل رات ایک بجے امن کونسل کا اجلاس ہوا۔ جس میں تمام اراکین نے گاندھی جی کی اچانک وفات پر رنج و غم کا اظہار کیا۔ تمام اراکین اظہار جذبات عقیدت کے طور پر نہایت احترام سے ایک منٹ تک خاموش کھڑے رہے۔ بعدہٗ اجلاس برخاست کیا گیا۔ اب مسئلہ کشمیر پر غور کرنے کے لئے امن کونسل کا آئندہ اجلاس ۳ فروری بروز منگل منعقد ہوگا۔

اس اجلاس میں صدر امن کونسل نے کارروائی کی ابتدا کرتے ہوئے کہا۔ ایک اندوہناک واقعہ ہمارے خیالات و افکار پر محیط ہے۔ اور ہم انتہائی رنج و غم کے عالم میں جو گاندھی جی کی موت کی وجہ سے تمام دنیا پر طاری ہے اس اجلاس میں جمع ہوئے ہیں۔ میں امن کونسل کی طرف سے ہندوستانی وفد ان کی حکومت اور قوم کے ساتھ گاندھی جی کی وفات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہوں۔ گاندھی جی نے دنیا کو ایک بہت بڑا سبق دیا۔ اور اس بلند مطمح نظر کی خاطر جو آپ نے قائم کیا ہوا تھا کئی مرتبہ اپنی جان تک خطرہ میں ڈال دی۔ آپ عدم تشدد کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ جو جمعیت اقوام عالم کے لئے آج بھی راہ نمائی کا باعث ہے۔ (باقی صفحہ ۸ کالم ۱ پر)

کشمیر کی آزاد حکومت کی طرف سے گاندھی جی کی موت پر اظہار افسوس

لاہور ۳۱ جنوری۔ گاندھی جی کے احترام کے پیش نظر آزاد کشمیر حکومت نے تمام پبلک عمارتوں پر آزاد حکومت کا جھنڈا سرنگوں رکھنے کا حکم دیا ہے۔ آج آزاد کردہ علاقہ کے تمام سرکاری دفاتر اور تعلیمی ادارے بند رہے۔ (ا۔پ)

نائب صدر آزاد کشمیر کا پنڈت نہرو اور دیوداس گاندھی کو تار

تراڑکھل ۳۱ جنوری۔ سید علی احمد شاہ نائب صدر آزاد کشمیر حکومت نے پنڈت نہرو اور مسٹر دیوداس گاندھی کو حسب ذیل تار دیا ہے۔ میں آزاد حکومت اور آزاد کردہ علاقہ کی رعایا کی طرف سے گاندھی جی کی موت پر دلی ہمدردی پیش کرتا ہوں۔ آپ کے اٹھ جانے سے ہندوستان ایک بہت بڑے راہنما سے محروم ہو گیا ہے۔ آزاد کشمیر کی رعایا ہمیشہ انہیں ان کی اس جسارت کی وجہ سے یاد رکھے گی۔ جس میں انہوں نے جموں کے راجہ کی غیر جمہوری اور ظالمانہ حکومت کی مذمت کی۔

سرکردہ کانگرسی لیڈروں کو قتل کر دینے کے منصوبے

پونا ۳۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک خفیہ گروہ کانگرس کے بڑے بڑے لیڈروں کو قتل کرنے کی منظم سازش میں مصروف ہے۔ اس گروہ کے دو یا تین آدمی بمبئی میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ محکمہ خفیہ پولیس کا ایک بہت بڑا افسر ایک خاص ہوائی جہاز کے ذریعہ بمبئی پہنچ رہا ہے۔ یہ افسر اس خفیہ گروہ کی کارروائیوں کے بارے میں تفتیش کرے گا۔ (ا۔پ)

چتا میں جلائی جانے والی اشیاء

دہلی ۳۱ جنوری۔ گاندھی جی کی نعش ۴ بجکر ۳۰ منٹ پر آگ کے سپرد کر دی گئی۔ نعش کو جلانے کے لئے جو چتا تیار کی گئی وہ چبوترے کی شکل کی ۳ فٹ اونچی اور ۸ مربع فٹ چوڑی تھی۔ ۱۵ من صندل کی لکڑی چار من گھی دو من سمگری ایک من ناریل ۱۵ سیر مشک کافور چتا میں جلانے کے لئے مہیا کی گئی (ا۔پ)

جلانے کی رسوم

نئی دہلی ۳۱ جنوری۔ آج جبکہ گاندھی جی کی ارتھی جمنا گھاٹ پہنچ چکی۔ اور آپ کی نعش کو چتا میں رکھ دیا گیا۔ تو آپ کے تیسرے لڑکے رامداس گاندھی نے پانچ لاکھ عقیدت مندوں کی موجودگی میں آگ جلائی۔ آج صبح سویرے ہی رام گھاٹ میں لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے۔ اور ہجوم اتنا زیادہ تھا۔ کہ باوجود پولیس اور فوج کے کافی ہونے کے انتظام برقرار نہ رہ سکا۔ اور کئی لوگ ریلے کی زد میں آ کر بے ہوش ہو گئے۔ گورنر جنرل ہندوستان لارڈ ماؤنٹ بیٹن (باقی صفحہ ۸ کالم اول پر)

گاندھی جی کا کریا کرم

نئی دہلی ۳۱ جنوری۔ آج شام چار بجکر پچپن منٹ پر گاندھی جی کی نعش کو جلا دیا گیا۔ دیوداس گاندھی نے چتا کو آگ لگائی۔ اور اس دوران میں پروہت منتر پڑھ رہے تھے۔ شعلے فوراً بھڑک اٹھے۔ اور نعش جل کر راکھ ہو گئی۔ (ا۔پ)

گاندھی جی کا ماتم تیرہ دن تک جاری رہے گا۔

نئی دہلی ۳۱ جنوری۔ انڈین یونین کے وزیر اعظم کے سیکرٹریٹ کی طرف سے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ سرکاری طور پر گاندھی جی کا ماتم تیرہ روز تک جاری رہے گا۔ اس عرصہ میں تفریح وغیرہ کے کسی پبلک پروگرام پر عمل نہیں ہوگا۔ اور تمام سرکاری عمارتوں پر جھنڈے فلیگ سٹاف پر بجائے آخری سرے کے وسط میں لہرائے جائینگے۔ (ا۔پ)

— آج کراچی میں تمام سفارت خانوں کے جھنڈے سرنگوں رہے۔

برما کے پولٹیکل سکرٹری جذبہ عقیدت و محبت لے کر ایک گھنٹہ دیر سے پہونچے

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ وزیر اعظم برما کے پولٹیکل سکرٹری یو ادہن جو صبا تھا گاندھی جی سے خاص ملاقات کرنے اور وزیر اعظم کی طرف سے تحفہ جات پیش کرنے کی غرض سے آج رنگون سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوئے تھے۔ ان کی موت کے ایک گھنٹہ بعد دہلی پہنچے۔ (رنگین)

پرنٹر و پبلشر محمد عبد الحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی۔

شنگھائی میں مقیم ہندوستانی سفیر

نئی دہلی ۳۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند شنگھائی میں مقیم ہندوستانی کانسولیٹ کے عہدہ کو بڑھا کر کانسولیٹ جنرل کا بنا دیگی۔ امید کی جاتی ہے کہ مسٹر اے۔ ایس کرشنا مورتی اگلے ماہ میں اس عہدہ کا چارج سنبھال لینگے۔ نیوزی لینڈ گورنمنٹ جلد ہی بمبئی میں مقیم اپنے موجودہ نمائندہ کی جگہ ایک ٹریڈ کمشنر کا تقرر کریگی۔ (گلوب)

مرکزی کیبنٹ میں بلوچستان کی نمائندگی کا مطالبہ

کوئٹہ ۳۱ جنوری۔ یہاں قبائلی لیڈروں اور لورالائی اور ژوب اضلاع کے مسلم لیگی نمائندوں کا جلسہ منعقد ہوا۔ جسمیں یہ قرارداد پاس کی گئی۔ کہ پاکستان کی مرکزی کیبنٹ میں ہمیں نمائندگی ملنی چاہیئے اور صوبے میں ذمہ دار حکومت قائم کی جائے جلسے میں اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ چونکہ بلوچستان کا انتظام مرکز کے ہاتھ میں ہے۔ اور دفاع کے نقطہ نظر سے بھی یہ ایک اہم صوبہ ہے۔ اسلئے پاکستان کی مرکزی کیبنٹ میں اس نمائندگی ضروری ہے۔ (اے۔پی۔آئی)

کراچی [illegible] موجودہ ضروریات کے پیش نظر حکومت پاکستان نے کراچی [illegible] کی طاقت کو بہت زیادہ بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے (اورینٹ)

گاندھی جی زیادہ سے زیادہ عرصہ زندہ رہنا چاہتے تھے

نئی دہلی ۳۱ جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس گاندھی جی کی موت سے متعلق واقعات لکھنے کے بعد رقمطراز ہے۔ کہ گاندھی جی کو جاننے والے خواہ وہ یہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر بیرونی دنیا کے اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ گاندھی جی کی دلی خواہش تھی۔ کہ وہ ہندوستان اور دنیا کی خدمت میں اپنی عمر گذاریں اور انسان اور انسان کے درمیان جو عدم مساوات پائی جاتی ہے۔ اس کو دور کریں۔ اور عدم تشدد کے اصول پر انکو کاربند کرائیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آگے چلکر لکھتا ہے کہ آج سے ڈھائی ہزار سال پہلے گوتم بدھ صاحب نے بھی یہی تعلیم دی تھی۔ اور انکے بعد حضرت مسیح بھی یہی تعلیم دیتے رہے اور جناب مسیح کے بعد گاندھی بھی ایک ایسے شخص ہوئے جنہوں نے یہ کام انجام دیا۔ اور اسی کام کو انجام دیتے ہوئے مارے گئے۔ گاندھی جی ہرگز مرنا نہ چاہتے تھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا۔ ان کی خواہش تھی۔ کہ وہ کم از کم ۱۲۵ سال زندہ رہیں۔ ایک دفعہ ہی نہیں بلکہ کئی مرتبہ وہ موت سے دوچار ہوئے لیکن بچ رہے ابھی حال میں ہی اپنے آخری مرن برت کو توڑنے کے بعد آپ نے کہا تھا۔ کہ میں زیادہ سے زیادہ عرصہ زندہ رہنا چاہتا ہوں۔ اور صاحب رائے لوگوں کے خیال کے مطابق زندگی کا زیادہ سے زیادہ عرصہ ۱۲۵ سال ہے یا ۱۳۲ سال۔ گاندھی جی اپنی عمر کے اناسیویں سال میں ایک قاتل کی گولی کا نشانہ بنے۔ آپ یہ دعوے کرتے تھے کہ میں ہندو مذہب کا محافظ ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ کل صبح گاندھی جی کے کمرے میں ایک اجنبی شخص آ داخل ہوا اسکی شکل موجودہ قاتل سے بہت ملتی جلتی تھی۔ کیونکہ وہ بلا ضرورت چلا آیا تھا۔ اسلئے اس کو نکال دیا گیا۔ گاندھی جی کی موت کے سیاسی نتائج کے متعلق قبل از وقت کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ وہ کانگرس کے دائیں بازو اور بائیں بازو میں اتحاد کا ذریعہ تھے۔ سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ اگر گاندھی جی کے پیش کردہ نظریات پر عمل کرنے کی اگر ذرا بھی کوشش کی گئی تو ہندوستان میں جسمیں پاکستان بھی شامل ہے بالکل امن ہو جائیگا ورنہ امن و اتحاد کی تمام کوششیں ختم ہو جائینگی۔ اور خطرناک صورت حال پیدا ہو جائیگی۔ (اے۔پی)

کراچی میں تپ دق کا نیا ہسپتال

کراچی ۳۱ جنوری۔ اورینٹ پریس سے ایک ملاقات کے دوران میں اے۔ ایم۔ ڈی۔ ٹی میونسپل ہیلتھ افسر نے بتایا ہے۔ کہ موجودہ تپدق کے ہسپتال کے علاوہ کراچی میں ایک اور نیا ہسپتال کھولا جا رہا ہے۔ کارپوریشن نے اس ہسپتال کے لئے اکیس بستروں کا سامان پہلے ہی بہم پہنچا رکھا ہے جس پر ۳۴۰۰۰/- روپیہ خرچ ہوا ہے آپ نے مزید کہا کہ پناہ گزینوں اور دیہات کے آئندہ ہفتہ سے ایک سفری ہسپتال بھی جاری ہو جائیگا کارپوریشن دس ہسپتال اور پانچ زچہ خانے اب تک چلا رہی ہے۔ (او۔پی۔آئی)

قائد اعظم ریلیف فنڈ میں آسٹریلیا کی مزید امداد

کراچی ۳۱ جنوری۔ آسٹریلیا قائد اعظم ریلیف فنڈ میں جو ۸۹۶/۴ پونڈ پہلے دے چکا ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ اب آسٹریلیا کی ریڈ کراس سوسائٹی نے ۱۰۰۰ پونڈ مزید پاکستان کی ریڈ کراس سوسائٹی کو دیا ہے۔ یہ رقم ۱۲۲۳ کمبل ۱۰۰۰۰ قمیض ۱۰۰ سویٹر اور ۵۷۵۰۰ پٹیاں اور دوائیں خریدنے میں صرف کی گئی ہے۔ یہ سامان ہفتہ کے روز کراچی پہنچ جائیگا (او۔پی۔آئی)

اچھوتوں کو فوراً پاکستان میں واپس آجانا چاہیئے (منگا رام بیچوی)

لاہور ۳۱ جنوری۔ مسٹر منگا لال بیچوی اچھوت فیڈریشن کے سیکرٹری نے اچھوتوں کے ایک جلسہ میں جو مغربی پنجاب صوبائی پاکستان اچھوت فیڈریشن کے زیر اہتمام کل لاہور میں منعقد ہوا تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ جو پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ اچھوت عورتوں کی عزت مغربی پاکستان میں محفوظ نہیں اور اچھوتوں کو بالجبر تبدیلی مذہب پر مجبور کیا جائیگا۔ اور ان کو آزادی سے ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں نقل و حرکت کی اجازت نہیں ہوگی۔ نہایت شرمناک ہے۔ آپ نے اچھوتوں کو بتایا کہ یہ پراپیگنڈہ شرارت پر مبنی ہے۔ انہیں اس پھندے میں پھنسنا نہیں چاہیئے۔ اور حکومت کا وفادار شہری بنکر رہنا چاہیئے۔ اور ملک کی بہبودی اور آبادی میں مدد کرنی چاہیئے۔ کیونکہ حکومت کی اقبال مندی کیساتھ ہی اچھوتوں کی اقبال مندی پیوستہ ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ یہ حقائق پبلک کے سامنے ہیں۔ کہ مغربی پنجاب کو نہیں بلکہ مشرقی پنجاب کو قحط سالی اور کمی ضروریات زندگی کا خطرہ لگا ہے۔ اسلئے فیڈریشن تمام ان اچھوتوں سے جو بہکانے سے پاکستان چھوڑ کر پنجاب میں چلے گئے ہیں۔ اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ فوراً یہاں واپس آجائیں۔ فیڈریشن ہمیشہ ان کے مفاد کی نگرانی کرتی رہیگی۔ (اے۔پی۔آئی)

شیخ صادق حسن کا پنڈت نہرو کو برقیہ

لاہور ۳۱ جنوری۔ شیخ صادق حسن مشرقی پنجاب کے مسلم لیگ اسمبلی کے لیڈر نے مندرجہ ذیل برقیہ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان اور ڈاکٹر گوپی چند بھارگو وزیر اعظم مشرقی پنجاب کو ارسال کیا ہے مہاتما گاندھی کے قتل پر مجھے سخت رنج ہے۔ ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں اور تمام بنی نوع کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ میری پارٹی دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ (اے۔پی۔آئی)

سوڈان میں ریل کی ہڑتال ختم

خرطوم ۳۱ جنوری۔ سوڈان کی ریلوں کی سہ روزہ ہڑتال ختم ہو گئی۔ حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا۔ کہ ہڑتالیوں کے صرف ایک مطالبہ کو مسترد کیا گیا۔ اور وہ ۲۵ اور ۴۰ فیصدی کے درمیان تنخواہوں میں اضافہ کا مطالبہ تھا۔ کیونکہ انہیں حال ہی میں [illegible] پونڈ اضافہ مل چکا ہے (اسٹار)

"پاکستان انفارمیشن" کا اجراء

کراچی ۳۱ جنوری۔ حکومت پاکستان کے مختلف محکموں کے کام کو اشاعت دینے اور اخبارات کیلئے معلومات بہم پہنچانے کیلئے حکومت نے ایک پندرہ روزہ رسالہ "پاکستان انفارمیشن" کے نام سے نکالنے کا فیصلہ کیا ہے جسمیں اہم معلومات کے علاوہ دفتری [illegible] شائع ہوا کریں گی۔ (اورینٹ پریس)

۷۵ ہزار سرکاری ملازم کراچی لائے گئے

کراچی ۳۱ جنوری۔ ۲ جنوری کو ختم ہونے والے ہفتہ میں بذریعہ بحری جہاز بمبئی کے راستہ سے ۷۵ ہزار سرکاری ملازم جن میں ان کے خاندان کے افراد بھی شامل ہیں، جنہوں نے حکومت پاکستان کی ملازمت کا فیصلہ کیا تھا مقبوضہ ہند سے کراچی لائے گئے۔ یہ انخلا پاکستان کے دفتر انتقال کے توسط سے ہوا۔ جو ہند میں پاکستانی ہائی کمشنر کی زیر ہدایت کام کرتا ہے۔ اور جس کا ہیڈ کوارٹر دہلی میں ہے۔

ڈیوک آف گلوسٹر کراچی میں

لنڈن ۳۱ جنوری۔ جب ڈیوک آف گلوسٹر لنکا کی آئینی تقریبات کے سلسلہ میں لنکا کا سفر کریں گے۔ تو انہیں راستہ میں کراچی قیام کرنا پڑیگا۔ (سٹار)

فلسطینی عربوں کی حمایت میں

لنڈن ۳۱ جنوری۔ عبرانی دستے کے واسطے رضا کاروں کی اپیل کے پوسٹروں کے لنڈن میں *

زندگی بھر ہندو قوم نے گاندھی جی کی نصیحت پر کان نہیں دھرا (سردار پٹیل)

نئی دہلی ۳۱ جنوری۔ کل رات سردار ولبھ بھائی پٹیل نے گاندھی جی کی المناک موت پر ریڈیو سے تقریر نشر کرتے ہوئے کہا۔ برادران وطن! آج ۴ بجے سہ پہر میں گاندھی جی کے پاس گیا تھا۔ اور میں نے ایک گھنٹہ تک ان سے بات چیت کی۔ ان کی پرارتھنا کا وقت ہو گیا تھا۔ اسلئے انہوں نے پرارتھنا سبھا کی طرف جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ وہ اس طرف چلے اور میں اپنے مکان تک پہنچا تھا کہ ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا۔ اور اس نے مجھے بتلایا۔ کہ ایک آدمی نے گاندھی جی کو گولیوں کا نشانہ بنا دیا ہے۔

یہ وقت غم کا ہے۔ غصہ کا نہیں۔ گاندھی جی نے جو سبق اپنے عرصۂ حیات میں ہمیں سکھایا تھا۔ وہ ہم نہ بھول جائینگے۔ زندگی بھر ہم نے انکی نصیحت پر دھیان نہیں دیا۔ اور شاید ہم اب بھی ان کی تقلید نہ کر سکیں۔ وہ ہم سے ایک ایسے وقت میں جدا ہو گئے ہیں جبکہ ہمیں انکی اشد ضرورت تھی۔ اب سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم اپنے اقدام میں جلد بازی سے کام نہ لیں۔ ہم پر جو بوجھ آن پڑا ہے۔ وہ کافی بڑا ہے۔ گاندھی کا سہارا ہم سے چھن چکا ہے۔ مگر جو باتیں اور نصیحتیں ہم کو ان کے عرصہ حیات کے دوران میں حاصل ہوئی ہیں۔ وہ ہم نہیں بھول سکتے۔ قاتل ایک پاگل تھا جس نے جو کچھ کیا ہے اسے اس کا احساس نہیں۔ مگر ہمیں جو کچھ کرنا ہے۔ اس کے متعلق ہمیں سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہیئے ہمیں ملکر ہمت اور اولوالعزمی سے گاندھی جی کا ادھورا کام سرانجام دینا ہے۔ آؤ ہم خدا کو حاضر ناظر جان کر عہد کریں کہ ان کا ادھورا کام تکمیل تک پہنچائیں گے (گلوب)

* شائع ہونے کے بعد یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگرچہ کسی قسم کی اپیل نہیں کی گئی۔ لیکن برطانیہ کے ۸ ہزار باشندے فلسطین میں یہودیوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ (اورینٹ)

ہانگ کانگ میں ہندوستانی فوجوں کی دلیری اور جوانمردی کی تعریف

لنڈن ۳۱ جنوری۔ آج لنڈن کے اخبارات میں ہانگ کانگ پر جاپانیوں کے قبضہ کے سلسلہ میں میجر جنرل سی۔ ایم۔ مالٹبی کا ایک مکتوب شائع ہوا ہے۔ جسمیں ہندوستانی سپاہیوں کی ایک بٹالین کی دلیری کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ میجر جنرل مذکور رقمطراز ہیں۔ کہ جاپانیوں نے اپنی پوری طاقت سے جو حملہ کیا تھا اس کا مقابلہ اسی بٹالین کو کرنا پڑا۔ لیکن یہ بٹالین بڑی بہادری اور جوانمردی سے لڑتی رہی یہانتک کہ زبردست جانی نقصان اٹھا کر شکست کھانی پڑی۔

اس حملہ میں ۲۲۷ ہندوستانی ہلاک ہوئے یا زخموں کی وجہ سے فوت ہو گئے ۴۷۷ سپاہی مجروح ہوگئے اور ۱۱۳۲ قیدی ہو گئے۔ ہندوستانی فوج کی کل تعداد کے مقابلہ میں یہ تعداد ۳۰ فیصدی تھی۔ [illegible]

روزنامہ الفضل لاہور
یکم فروری ۱۹۴۸ء

گاندھی جی

ایک سرپھرے مرہٹے نے گاندھی جی کو پستول کا نشانہ بنا دیا۔ یہ خبر نہ صرف ہندوستان میں بلکہ تمام دُنیا میں دلی افسوس اور انتہائے رنج کے ساتھ سُنی جائیگی اس قسم کے بے دردانہ اور ظالمانہ قتل کے واقعات گو تاریخ انسانی میں پہلے بھی ملتے ہیں۔ لیکن شاید چند ہی واقعات ایسے ہونگے۔ کہ کسی نے اپنی قوم کے سب سے بڑے محسن کو اس طرح موت کی گھاٹ اتارا ہو۔ گاندھی جی نے ہندوستان کی تاریخ آزادی میں جو بیمثال حصہ لیا ہے۔ اور جو بے لوث قربانیاں نہ صرف ہندو قوم بلکہ تمام ملک کی آزادی کے لئے کی ہیں۔ اور جس طرح آپ نے ہوش فراست اور عقلمندی کے ساتھ رہنمائی کی ہے اس کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ آپ کی پبلک اور پرائیویٹ زندگی کا مطالعہ یہ بات اچھی طرح واضح کردیگا کہ آپ نے ابتدائے ہوش سے نہایت ہی بے نفسی سے ہندوستان کی خدمت کو اپنی زندگی کا واحد مُدعا بنا لیا تھا۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے۔ جن کو خدمت کا انتہائی جذبہ ہی ہر وقت مضطرب رکھتا ہے۔ جو تمام خودغرضی اور نفسانیت کو چھوڑ کر صرف ایک ہی مُدعا کے حصول کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیتے ہیں۔

آپ ہند و تہذیب کا ایک چلتا پھرتا مجسمہ تھے آپ نے کم سے کم لباس اور کم سے کم خوراک کیساتھ زیادہ سے زیادہ کام کرنے کا ہندوستان جیسے غریب مُلک کے لئے ایک قابلِ تقلید نمونہ پیش کیا آپ نہایت متاثر ہونے والے ایک دل اور نہایت سوچنے والے ایک دماغ کے مالک تھے۔ آپ کو اپنا مافی الضمیر سادہ مگر ٹھوس اور معنی خیز الفاظ میں بیان کرنے کا بے نظیر ملکہ حاصل تھا۔ آپ کی سیاسی دُور اندیشی انفرادی درجہ رکھتی تھی۔ زندگی کے عام اُصولوں اور سیاسی نظریوں میں خواہ کسی کو آپ سے کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو۔ لیکن اس حقیقت سے انکار کرنے کی کسی کو مجال نہیں۔ کہ ہندوستان کی آزادی کے بنیادی اُصول پر آپ نہایت مستعدی اور مستقل مزاجی سے عمر بھر ڈٹے رہے اور آپ کی تمام کشمکش حیات ا[illegible] مرکز کے گرد چکر لگاتی رہی آپ کی مصروف زندگی سے جو سب سے بڑا سبق ملتا ہے۔ وُہ آپ کی یہی مستقل مزاجی ہے۔ آپ نے باد و باراں گرم و سرد بزم و رزم میں من و بے امنی میں کبھی اپنے مقصد کو نظر انداز نہیں کیا۔ [illegible] کا اُٹھنا بیٹھنا۔ کھانا پینا الغرض آپ کی زندگی کا ہر عمل ایک ہی مقصد میں مرتکز رہا۔

ہمیں نہایت ہی افسوس ہے کہ جس قوم کو اُبھارنے کے لئے آپ نے کئی بار مرن برت رکھکر جان کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہ کیا۔ آج اُسی قوم کے ایک فرد نے آپ کی زندگی کا ایسا دردناک خاتمہ کر دیا۔

انارکی

ہم نے "الفضل" کی کسی گذشتہ اشاعت میں لکھا تھا۔ کہ گاندھی جی کی پرارتھنا میں جو بم پھینکا گیا ہے۔ یہ کسی فوری اشتعال کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ کسی گہری سازش کا نتیجہ ہے۔ اس بات کی تائید نہ صرف گاندھی جی کے قتل سے ہی ہوتی ہے۔ بلکہ ۲۹ جنوری کو رام باغ امرتسر میں جب پنڈت نہرو تقریر فرما رہے تھے۔ تو ایک شخص کے پاس سے دو دستی بم برآمد ہوئے تھے۔ جس کے متعلق کل کی خبر ہے۔ کہ اس کو شناخت کر لیا گیا ہے۔ اور کہ اس کا نام نجتاور سنگھ ہے۔ یہ واقعہ بھی ہمارے خیال کی پوری تائید کرتا ہے۔ اور ہم کو یقین ہے۔ کہ ہندوستان میں کثرت سے ایسی ایک جماعت یا بہت سی جماعتیں موجود ہیں۔ جو دہشت انگیزی قتل و غارت اور اس قسم کے جبر سے کام لے کر مُلک میں زیادہ سے زیادہ بدامنی پھیلانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ یہ حالت نہایت ہی خطرناک ہے۔ اور اگر سختی کے ساتھ ایسی جماعت یا جماعتوں کا استیصال حکومت ہند نے نہ کیا تو یقیناً اس بدنصیب مُلک میں خون کی ندیاں بہ جائینگی۔ اور انسان تو انسان جاندار کیلئے بھی اس کی فضا میں سانس لینا مُشکل ہو جائے گا۔

ہم دل سے چاہتے ہیں کہ کاش گاندھی جی کا افسوسناک قتل ہی مُلک کی ایک ایسی قُربانی ثابت ہو۔ کہ یہ مہلک مرض پھیلنے نہ پائے۔ لیکن گاندھی جی کے بے رحمانہ اور پاگلانہ قتل کا واقعہ ہی اسباب کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ کہ جو لوگ مُلک کا امن برباد کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ اُنہوں نے کس قدر طاقت حاصل کر رکھی ہے۔ اور کیا اشتعال انگیز خیالات وُہ ملک کے نوجوانوں کے دلوں میں پیدا کر سکتے ہیں۔ گاندھی جی کا قاتل ایک تعلیم یافتہ نوجوان بیان کیا جاتا ہے۔ یہ کام کسی مجنون کند ذہن شخص کی حرکت مذبوحی کا نتیجہ نہیں کہا جا سکتا اور نہ اس کو بدحواسانہ اقدام سمجھ کر نظرانداز کیا جا سکتا ہے۔ وُہ لوگ جو ہندوستان کو ایک پُرامن ملک اور شاہراہ ترقی پر گامزن دیکھنے کے متمنی ہیں۔ ان کے لئے یہ ایک نہایت اہم لمحہ فکریہ ہے۔

اس خانکاہ واقعہ سے انکی آنکھیں کُھل جانی چاہئیں۔ اور ان کو تصور کرنا چاہیئے۔ کہ وُہ کیا ہولناک طوفان ہوگا۔ جو ہندوستان کی بدنصیب بستی پر چھا جانے والا ہے۔ اگر ہندوستان کے خیرخواہوں نے لاپرواہی سے کام لیا۔ اور آنکھیں بند کر کے واقعات کی رو میں بہتے چلے گئے۔ اور اس طوفان کے مقابلہ کے لئے اپنی تمام قوتوں کو مجتمع نہ کیا تو یقین ہے ہم سب جلد ہی انارکزم کی ایک پرفتن آغوش میں اپنے آپکو پائینگے حتیٰ کہ کہیں بھاگنے کو راہ نہیں ملے گی۔

جس دہلی عنصر نے گاندھی جی جیسی قابلِ تعظیم ہستی کو مٹانے سے بھی دریغ نہ کیا۔ سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر یہ وبا مُلک کے طول و عرض میں پھیل گئی۔ تو کیا کیا خوفناک مناظر آنکھوں کو دیکھنے پڑینگے۔ جو کچھ پنجاب بہار وغیرہ میں ہو چکا ہے یقیناً وُہ اس عظیم ابتری اور ہولناکی کے سامنے بالکل مات پڑ جائیگا۔

ہمیں امید ہے کہ ہندوستان کے بہترین دماغ گاندھی جی کے ہولناک حادثہ کو خطرہ کی گھنٹی سمجھینگے۔ اور فاشی قوتوں کو جو ہندوستان میں اُبھرنا چاہتی ہیں۔ دبانے کے لئے آج سے ہی کمربستہ ہو جائیں گے۔

مسٹر آئنگر کی عجیب استدعا

یو۔ این۔ او کی حفاظتی کونسل میں ۲۹ جنوری کی رات کو صدر کونسل کی دو قرار دادوں پر بحث کے دَوران میں مسٹر گوپال سوامی آئنگر ہندوستان کے سردار وفد نے دخل اندازی کرتے ہوئے جو جذباتی تقریر فرمائی۔ اس کا ماحصل یہ ہے۔ کہ استصواب رائے چاہے ہو یا نہ ہو حفاظتی کونسل کو کوئی ایسی قرار داد فوراً پاس کرنی چاہیئے۔ جس سے جنگ ختم ہو جائے۔ کشمیر سے ہندوستانی فوج کے سوال پر آپ کو یہ اعتراض ہے۔ کہ پھر اس ملک میں امن کون قائم کریگا۔ اگر حفاظتی کونسل کی مقرر کردہ کمیشن کو وسیع اختیارات دئے جائیں جسمیں غیر جانبدار عارضی حکومت کا بھی اختیار شامل ہے تو انکو اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ اور آپ کشمیر میں امن کے قیام کے لئے ہندوستانی فوج کے وجود کو لابدی خیال فرماتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر ہندوستانی فوج قیام امن کے حق میں اتنی ہی ماہر ہے۔ تو انڈین یونین کا دروازہ کھٹکھٹانے کی اس کو کیا ضرورت تھی۔ حفاظتی کونسل کے پاس اس کا دست سوال دراز کرنا ہی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ کشمیر میں امن قائم کرنا ہندوستانی فوج کے بس کی بات نہیں۔ اگر کمیشن کو کوئی ایسا اختیار نہ ہو کہ وُہ کوئی غیر جانبدار انتظام کر کے وہاں امن قائم کرے۔ اور نہ ہندوستانی فوج ہی امن قائم کرنے کے قابل ہو۔ تو پھر یو۔ این۔ او کے پاس وہ کونسی لکڑی ہے جس کو وُہ ہلا دے اور امن قائم ہو جائے۔ ظاہر ہے۔ کہ اس کے پاس کوئی ایسے اختیارات نہیں ہیں۔ جن سے وُہ کشمیر کے باشندوں اور انکے مددگاروں کو ہندوستانی فوج کا مقابلہ کرنے سے روک سکے۔ اسلئے صحیح لائحہ عمل جو حفاظتی کونسل اختیار کر سکتی تھی وہی ہے۔ جو اس نے اختیار کیا۔

درخواستِ دُعا

محمد یٰسین صاحب کراچی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ لکھنؤ میں ڈاکٹر محمد زبیر صاحب دِق میں مُبتلا ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے واسطے دردِ دل سے دُعا فرمائیں۔

گاندھی جی کی زندگی پر ایک نظر

(۱) گاندھی جی ۲ اکتوبر ۱۸۶۹ء کو کاٹھیاوار کے علاقہ میں پوربندر نامی مقام میں پیدا ہوئے۔ آپ کا نام موہن داس کرم چند گاندھی رکھا گیا۔

(۲) ۱۸۸۲ء میں تیرہ برس کی عمر میں آپ کی شادی مس کستورابائی سے ہوئی۔

(۳) ستمبر ۱۸۸۶ء میں آپ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے انگلستان تشریف لے گئے۔ تین سال (؟) وہاں رہ کر آپ نے بیرسٹری کا امتحان پاس کیا اور بمبئی آکر پریکٹس شروع کر دی۔

(۴) ۱۸۹۳ء میں آپ جنوبی افریقہ تشریف لے گئے۔ جہاں آپ بیس سال سے زائد عرصہ تک رہے اس عرصہ میں آپ نے وہاں کے ہندوستانیوں کو شہری حقوق دلانے کے لئے مہم شروع کی۔ اس ایجی ٹیشن نے پہلی مرتبہ آپ کو سیاسی دُنیا سے رُوشناس کرایا

(۵) ۱۹۱۴ء میں ۴۵ برس کی عمر میں آپ واپس ہندوستان آئے۔ جبکہ پہلی جنگ عظیم شروع ہو چکی تھی۔ آپ نے ایک سال تک مُلک کا دَورہ کیا۔ اور ۱۹۱۵ء میں مُلک کی جدوجہد آزادی میں حصہ لینا شروع کیا۔ اور احمد آباد کے نزدیک "ستیہ گرہ آشرم" قائم کیا۔

(۶) ۱۹۱۹ء میں آپ نے علی برادران کی معیت میں خلافت کی تحریک میں حصّہ لیا۔

(۷) ۱۹۲۸ء میں آپ نے غیر مُلکی کپڑے کا بائیکاٹ کرنے کی تحریک کی۔

(۸) ۱۹۳۰ء میں آپ نے وسیع پیمانے پر سول نافرمانی کی تحریک شروع کی۔

(۹) ۱۹۳۱ء میں دوسری گول میز کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے لنڈن تشریف لے گئے۔

(۱۰) اکتوبر ۱۹۳۴ء میں انڈین نیشنل کانگرس کے بمبئی سیشن کے موقع پر آپ نے کانگرس سے علیحدہ ہو جانے کا فیصلہ کیا۔

(۱۱) اگست ۱۹۴۲ء میں کانگرس نے گاندھی جی کی منظوری سے ہندوستان چھوڑ جاؤ کی تحریک شروع کی۔ اس سلسلے میں آپ کو گرفتار کر کے نظر بند کر دیا گیا۔

(۱۲) ۱۹۴۴ء میں آپ کو اپنی اہلیہ مس کستورابائی کی وفات کا صدمہ اُٹھانا پڑا۔

(۱۳) گاندھی جی نے اپنی زندگی میں مختلف مقاصد کیلئے ۱۴ مرن برت رکھے۔ آخری برت آپ نے ہندو مسلم اتحاد پیدا کرنے کے لئے ۱۲ جنوری ۱۹۴۸ء کو رکھا۔ جو ۱۹ جنوری کو دہلی کے ذمہ وار لیڈروں کی طرف سے آپ کی شرائط کو منظور کر لینے کی بناء پر ختم کر دیا گیا۔

(۱۴) ۳۰ جنوری ۱۹۴۸ء کو جبکہ آپ پرارتھنا کے لئے جا رہے تھے۔ نتھو رام نامی ایک مرہٹے ہندو نے گولی مار کر آپ کو ہلاک کر دیا۔ آپ نے قریباً ساڑھے اٹھتر سال عمر پائی۔

قادیان ہمیں کیوں پیارا ہے؟

ازمکرم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء مقیم قادیان

قادیان کس وجہ سے ہمیں اسقدر پیارا ہے اور وُہ کونسی باتیں ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے ہمارے لیئے یہ ممکن نہیں۔ کہ ہم اُسے چھوڑ سکیں؟ مقدس مقامات۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں۔ ایسی جگہیں ہوتی ہیں۔ جن سے انسان کی رُوح کا تعلق ہوتا ہے۔ اور اُسکی رُوح اس وقت تک ایک لحہ کے لیئے بھی چین نہیں لے سکتی جب تک وُہ انہیں پا نہ لے۔ اور یہ مقدس مقامات خواہ کسی مذہب یا فرقہ کے ہوں۔ ہر ایک کا ایک ہی جذبہ ہوتا ہے۔ مگر جب ہم ان مقدس مقامات پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں پتہ لگتا ہے کہ بعض مقامات اِسلیئے مقدس ہیں۔ کہ وہاں کسی قوم کا برگزیدہ پیدا ہوا۔ پھر بعض اس لیے کہ وہاں کسی برگزیدہ انسان نے پرورش پائی یا پھر اس مقام کے ساتھ کسی خاص واقعہ یا کسی خاص معجزہ کا تعلق ہوتا ہے . . . . یا پھر وہاں اس بزرگ کا وصال ہو یا وہاں اس کا مزار ہو۔ جس کو لوگ عزت کی نظر سے دیکھتے ہوں وعلیٰ ہذا القیاس۔ اور اکثر مقدس مقامات ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان باتوں میں سے کسی ایک یا دوسری وجہ سے لوگوں کے دلوں میں ان کی عزت ہوتی ہے۔ مگر قادیان ایک ایسی جگہ ہے جو کہ احمدیہ جماعت کے لیئے ان سب وجوہ کی بنا پر مقدس ہے۔ یہ وُہ جگہ ہے۔ کہ جہاں حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش ہوئی۔ پھر اسی جگہ آپ نے بچپن۔ جوانی۔ اور بڑھاپے کا زمانہ گذارا۔ گویا ان کی عمر کا بیشتر حصہ یہاں گذرا۔ جیسا کہ سب کو معلوم ہے۔ حضور بہت خلوت پسند تھے۔ اِسلیئے آپ باہر جانا پسند نہ فرماتے تھے۔ اور اگر بحالت مجبوری جانا بھی پڑتا۔ تو وُہ بھی اپنے دل پر جبر کر کے۔ اِسلیئے کھوڑا بہت وقت جو آپ کا قادیان سے باہر گذرا۔ وُہ آپ کی منشاء کے خلاف تھا۔ اسلیئے یہاں یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ حضور کی قریباً تمام زندگی اِسی بستی میں گذری۔ اور اس بستی کے چپہ چپہ نے ان برکات کو پایا جو کہ ایک جلیل القدر نبی سے کسی کو ملسکتی ہیں۔ پھر نہ صرف حضور کی زندگی ہی یہاں پر گذری۔ بلکہ اس بستی میں حضور نے وُہ سب دُعائیں کیں جن سے کہ اللہ تعالےٰ کی رحمت نے پھر بنی نوع انسان پر رجوع کیا۔ اور پھر اسی سرزمین نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعاؤں کو قبول اور پورا ہوتے دیکھا۔ اور یہی وُہ سرزمین ہے۔ جو کہ ان ہزارہا معجزات اور نشانات کی گواہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے آپ کو عطا فرمائے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہُوا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اسی جگہ کو چُنا۔ جہاں کہ اللہ تعالےٰ کا فرستادہ ہمیشہ کے لیئے آرام کرے۔ اور جہاں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مزار ہے بلکہ آپ کے اکثر صحابہ کرامؓ اور دوسرے بزرگان سلسلہ کے بھی مزار اور یادگاریں ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب دفن کئے گئے۔ اور ان لوگوں کا سلسلہ قیامت تک بند نہ ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے الہام کے مطابق اس مقبرہ کا آغاز ہوا۔ تا وُہ سب سعید روحیں یہاں جمع ہو جاویں۔ جنہوں نے اسلام کے لئے قربانیاں کیں۔ اور تا آنیوالی نسلیں ان پر درود بھیجیں اس کے علاوہ یہ وُہ سرزمین ہے۔ اور وُہ بستی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اور بہت سی وجوہ کی بنا پر خاص طور پر برکت دی ہوئی ہے۔ اس برکت کی وجہ سے اسنے اپنے مسیح کیلیئے اِسے چُنا۔ جس کی خبر نہ صرف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی۔ بلکہ قریباً دنیا کے ہر نبی نے بھی دی۔

پتہ مطلوب ہے

ڈاکٹر رفیق احمدؐ صاحب ابن ڈاکٹر الیس۔ اے صوفی جگادھری (انبالہ) آجکل کہاں ہیں مہربانی کر کے وُہ اپنے موجودہ پتہ سے ناظر امور عامہ جودھا مل بلڈنگ لاہور کو فوراً اطلاع دیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو وُہ بھی فوراً نظارت امور عامہ میں اطلاع کر دیں۔ (ناظر اُمور عامہ)

(۱) مستری شیر علی صاحب ساکن کوٹ کپورہ ریاست فریدکوٹ حال محلہ دار العلوم قادیان

(۲) داؤد احمدؐ ولد مستری اسمٰعیل صاحب گھڑی ساز فرید کوٹی۔ آجکل کہاں ہیں۔ ان کی نظر سے یا ان کے جاننے والوں کی نظر سے اگر یہ اعلان گذرے تو وُہ اپنے موجودہ پتہ سے سراج الحق صاحب درویش متعلم دیہاتی مبلغین کلاس قادیان کو اطلاع دیں۔ ان کو تشویش ہے۔ (ناظر امور عامہ)

چوہدری محمد اسحاق ولد چوہدری عدالت خاں صاحب ساکن ڈھول کوٹ ضلع لدھیانہ جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنی خیریت سے شبیر محمد خاں کو معرفت میاں غلام محمدؐ صاحب کلرک ریلوے سٹیشن مغلپورہ اطلاع دیویں۔

—— خان محمد حسین صاحب ضلعدار آرمی ڈیمونٹ اپنی خیریت سے غلام محمد صاحب کلرک ریلوے سٹیشن مغلپورہ (برادر میاں نواب الدین صاحب) کو اطلاع دیں۔

احادیث النبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

(از صلاح الدین صاحب ناصرؔ خلف خان بہادر ابو الہاشم خانصاحب مرحوم از چنیوٹ)

(۱) حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مومن کے تمام کام عجیب ہوتے ہیں۔ اور یہ امر صرف مومن ہی کو حاصل ہے کہ اگر اس کو آرام پہونچے تو شکر کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں خیر ہی خیر ہے۔ اور اگر مصیبت پہنچے۔ تو صبر کرتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ بھی بھلا ہی بھلا ہے (مسلم)

(۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی مصیبت اور تکلیف کے پہونچنے کی وجہ سے خبردار کوئی شخص موت کی آرزو کرے۔ اگر بہت ہی تنگ ہو۔ تو یوں کہہ سکتا ہے۔ کہ اے اللہ مجھے زندہ رکھ جبتک زندگی میرے لیئے بہتر ہے۔ اور مجھے وفات دے جبکہ وفات میرے لیئے بہتر ہو۔ (بخاری شریف)

(۳) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہادر وُہ نہیں جو کشتی میں دُوسروں کو پچھاڑے۔ بلکہ اصل بہادر تو وُہ ہے۔ جو غُصّہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (بخاری شریف)

(۴) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرے بعد بعض ایسے حاکم ہونگے۔ جو تمہارے حقوق تم کو نہ دینگے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ ایسے وقت ہم کیا کریں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ تم وُہ حقوق جو تمہارے حاکموں کے تم پر ہوں ادا کرنا۔ اور جو تمہارے حقوق ان کے ذمہ ہیں۔ اور وُہ ادا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ سے طلب کرنا اور بغاوت نہ کرنا۔ (ریاض الصالحین)

(۵) حضرت امام حسنؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ چھوڑ دے وُہ بات جس کے متعلق شک بھی ہو۔ کہ یہ کام گناہ ہوگا۔ اور اختیار کرو۔ وُہ کام جس کے بُرا ہونے کا شک تک نہ ہو۔ (ترمذی)

(۶) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ جہاں کہیں رہو۔ اور اگر کوئی غلطی یا گناہ سرزد ہو۔ تو اس کے کفارہ کے لیئے خصوصیت سے نیک کام کرو۔ جس سے وُہ بدی مٹ جاویگی اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ (ترمذی)

(۷) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ میں ایک دن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے سوار تھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے لڑکے میں تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں۔ دیکھ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ وُہ تجھے یاد رکھیگا۔ اگر اللہ کو یاد رکھیگا۔ تو اس کو ہمیشہ مددگار پاوے گا۔ پس دیکھ جب سوال کر تو اللہ سے سوال کر اور جب نُصرت طلب کرے۔ تو اللہ ہی سے طلب کر اور یقین رکھ کہ اگر ساری دُنیا تجھے نفع پہنچانے پر کمر باندھے وُہ تجھے نفع نہیں پہنچا سکتی۔ جب تک اللہ کی مرضی نہ ہو۔ اور ساری دُنیا اتفاق کرے کہ تجھے نقصان پہنچائیں۔ وُہ کبھی تجھ کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ جب تک اللہ تعالےٰ نہ چاہے۔ اور آرام و آسائش کے دنوں میں اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کر۔ تاکہ سختی کے دنوں میں وُہ تجھے یاد رکھے۔ اور جان لے کہ جو مصیبت اللہ تعالےٰ تجھے پہونچانی چاہے وُہ کسی طرح دُور نہیں ہو سکتی۔ اور جو مصیبت تجھ سے اللہ دُور کرنا چاہے۔ وُہ کسی طرح پہنچ نہیں سکتی۔ اور یقین رکھ اللہ تعالےٰ کی مدد انسان کے صبر کرنے پر موقوف ہے۔ اور ہر گھبراہٹ کے بعد کشائش اور تنگی کے بعد فراخی ہے۔ (ترمذی)

(۸) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ غیرتمند ہے۔ اور اس کی غیرت ہے۔ کہ وُہ نہیں چاہتا۔ کہ اس کا بندہ اس کے حرام کئے ہوئے کاموں کو کرے (بخاری شریف)

(۹) حضرت ابو یعلیٰؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقلمند وُہ ہے جو اپنے نفس سے حساب لیتا رہے اور مرنے کے بعد کی زندگی کے لیئے ابھی سے تیاری کرے۔ اور نکما وُہ شخص ہے۔ جو اپنے نفس کی آرزوں کی پیروی کرے۔ اور پھر بخشے جانے کی امید رکھے۔ (ترمذی)

(۱۰) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان آدمی کے اسلام کی یہ بھی ایک خُوبی ہے۔ کہ آدمی تمام فضول اور بے ضرورت باتوں سے محترز رہے (ترمذی)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (خاکسار طالب دعا صلاح الدین ناصر)

ضرورت

عدلیس آبابا میں چند ڈاکٹروں کی فوری ضرورت ہے۔ آنکھوں کے کام میں سپیشلسٹ یا سرجری کے کام میں خوب مہارت رکھنے والوں کیلئے خاص موقع ہے۔

جو دوست وہاں جانا چاہیں ان کو یہاں سے اپنا خرچ کر کے جانا ہوگا۔ جو وہاں پہنچنے پر گورنمنٹ ان کو ادا کر دے گی۔

مفصّل کوائف ڈاکٹر عبد اللطیف احمد صاحب معرفت پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ عدلیس آبابا سے دریافت کر سکتے ہیں۔

(ناظر امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور)

افریقہ میں تبلیغ اسلام

رپورٹ سیرالیون مشن!

(از مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری سیرالیون مشن)

(۱)

تبلیغی و تربیتی دورے

وسط ماہ یکم اگست تا ۱۴ اگست مکرم محترم مولوی محمد صدیق صاحب امیر سیرالیون مشن اور خاکسار نے ایک دورہ کیا۔ جماعتوں کا معائنہ کیا گیا۔ باجیبو۔ خاکسار کا مرکز ہیں پانچ دن "فالا" میں تین دن اور "رجالا" میں دو دن۔ اور "گماہون" میں ایک دن قیام کیا۔

رمضان شریف کے مبارک ایام سے کثرت سے فائدہ اٹھانے کے لئے نیز احباب کو بیدار کرنے کے لئے اور چونکہ رمضان شریف میں جماعتوں کے تقریباً سب افراد سے ملاقات ممکن ہوتی ہے۔ اس لئے ان کی اصلاح و تربیت کے لئے یہ دورہ کیا گیا۔ نیز ہر جگہ انفرادی و مجموعی تبلیغ کی گئی۔ اور خود جماعتوں کو بھی اس اہم فریضہ کی کماحقہ ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ جماعتی و انفرادی تربیت پر خاص زور دیا گیا۔ اور نقائص دور کئے۔ جماعتوں کو بیدار کیا گیا۔ اسلامی شریعت پر سختی سے پابند ہونے کی تلقین کی۔ ایک گاؤں "گماہون" کا جہاں کچھ عرصہ قبل چند لوگ احمدی ہوئے۔ لیکن غیر احمدیوں کے اثر سے مرعوب ہو گئے تھے۔ ان کی اصلاح کے لئے اور ارتداد سے بچانے کے لئے خاکسار نے عید مبارک کے بعد پھر دورہ کیا۔ دو دن کے قیام کے دوران میں تبلیغ کرتا رہا۔ عقائد احمدیہ کی تشریح اور دیگر مسائل دینیہ سمجھاتا رہا۔ اس جگہ ایک سیکشن چیف اور ایک اور احمدی رہتا ہے۔ لوکل مبلغ کو تین دن کے لئے وہاں متعین کیا۔ اور خود "دعالا" میں گیا۔ اور ان کی تربیت میں مشغول رہا۔ وہاں دو دن جگہ غیر احمدیوں کے اعتراضات کا رد کرتا رہا اور تبلیغ و تبشیر میں مصروف رہا۔ اور یہ دورہ ۱۵ دن میں ختم ہوا۔

مکرم امیر صاحب "باجیبو" کے قیام کے دوران میں پوری تن دہی سے اس جماعت کی اصلاح میں مشغول رہے اور انفرادی نقائص کو دور کیا۔ صبح و شام مسجد میں وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری رہا۔

مکرم امیر صاحب نے ایک دورہ "متوتوکا" اور "مگبورکا" کیا۔ انفرادی و اجتماعی تبلیغ کرتے رہے۔ نیز تعلیم و تربیت میں مصروف رہے۔ مگبورکا مشن کا معائنہ کیا۔ اور مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر کو ہدایات دیں۔ لکاتا جروں کو تبلیغ کی گئی۔ مکرم بشیر صاحب نے شامیوں کو سورہ کہف کی تفسیر سنائی۔ جس سے وہ محظوظ ہوئے۔

انتخابات

ان دنوں میں مگبورکا۔ کاڈو، باجیبو، فالا، اور رجالا میں صدر و نائب صدر و سیکرٹریوں کے انتخاب کرائے۔

تبلیغ و تعلیم و تربیت

مکرم امیر صاحب "بو" جماعت کی نگرانی کرتے رہے۔ اور تعلیم و تربیت میں مشغول رہے۔ اور مسجد میں وعظ و نصیحت کرتے رہے۔ نیز ہفتہ واری میٹنگ کا اجراء کیا۔ مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی اور مکرم مولوی عبدالحق صاحب فری ٹاؤن میں فریضہ تبلیغ انجام دیتے رہے۔ مکرم صوفی صاحب عید کے لئے ۱۷ اگست کو "روکوپر" چلے گئے۔ اور واپسی پر مولوی عبدالحق صاحب کا تعارف شہر کے مختلف معزز اصحاب سے کرایا۔ اور ۲۸ اگست کو ان کو فری ٹاؤن کا چارج دیا۔ جماعت کی تعلیم و تربیت میں کوشاں رہے۔ تراویح کا انتظام کیا۔ اور باوجود لگاتار بارشوں کے حتی الوسع پروگرام پر عمل کیا۔ "متوتوکا" سے ہیڈ ماسٹر احمدی پیرامونٹ چیف بائی کفرے "بو" مشن اور سکول دیکھنے آئے۔ مکرم امیر صاحب نے ان کی تربیت و اصلاح کی کوشش کی۔ اور سکول اور مشن دکھایا۔ چیف موصوف اچھا اثر لے کر گئے۔

مکرم مولوی عبدالحق صاحب فری ٹاؤن میں شامی تاجروں ہندوؤں، عیسائیوں اور مسلمانوں میں تبلیغ کرتے رہے اور شامی شیعہ اصحاب سے متعلقہ مسائل پر تبادلہ خیالات کرتے رہے۔ ان کے اعتراضات کا رد کیا۔ مشن میں آنے والے لوگوں کی خاطر تواضع کرتے رہے۔

لیکچر

مکرم صوفی صاحب نے غیر احمدیوں کی درخواست پر ان کے ہاں رمضان کے بارے میں فولاٹاؤن (فری ٹاؤن میں مسلمانوں کا سب سے بڑا محلہ) میں ایک لیکچر دیا۔ اور پھر مختلف سوالات کے جواب دیئے۔ بارش کی وجہ سے لوگ کثرت سے نہ آسکے پھر بھی ایک خاصہ مجمع ہو گیا۔ علاوہ ازیں مبلغین کرام مناسب موقعوں پر چھوٹے چھوٹے لیکچر دیتے رہے۔

سکولز

سکولز کے لوکل مبلغ (انچارج صاحبان سکولوں کی اصلاح میں مشغول رہے۔ مکرم امیر صاحب "بو" میں مکرم صوفی صاحب اور مکرم بشیر صاحب علی الترتیب "روکوپر" اور "مگبورکا" میں نگرانی کرتے رہے۔ اور نقائص کو دور کیا "روکوپر" احمدیہ سکول کا ایک ٹیچر آج کل بیمار اور فری ٹاؤن میں زیر علاج ہیں۔ اس کی غیر حاضری میں سکول میں کافی حرج ہو رہا ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز سکولوں کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائیے۔ آمین

چندہ و زکوٰۃ

یہ دو اہم امور ہیں۔ ان کے متعلق یاد دہانی و لیکچر نہایت ضروری ہیں۔ ورنہ بعض لوگ سستی کر جاتے ہیں۔ بلجے بو میں خاکسار نے ایک مجلس عاملہ بنائی۔ اور یہ کام اس کے سپرد کیا جو اپنا کام کر رہی ہے۔ خود بھی مناسب موقعہ پر اس طرف توجہ دلاتا رہا۔ مبلغین باقاعدہ اپنی اپنی جماعتوں کو بیدار کرتے رہے۔ اور سستوں کو ہوشیار کرتے رہے۔

عید الفطر کی تقریب سیرالیون میں

الحمد للہ۔ کہ یہاں رمضان بخیر و خوبی ختم ہوا۔ اور ہر جگہ کی احمدی جماعتوں نے ۱۰ اگست کو عید سعید منائی۔ "بو" مگبورکا۔ فری ٹاؤن۔ روکوپر اور باجیبو میں علی الترتیب مکرم امیر صاحب۔ مولوی بشیر صاحب۔ مولوی عبدالحق صاحب۔ مولوی صوفی صاحب۔ اور خاکسار نے عید کی نماز پڑھائی۔ مبلغین نے حتی الوسع ارد گرد کی جماعتوں میں نماز پڑھانے کا انتظام کیا۔ "بو" اور "باجیبو" میں حاضری ۱۵۰ اور ۱۲۰ کے قریب تھی۔ "روکوپر" اور "باجیبو" میں بعض غیر احمدی برضا و رغبت ہمارے ساتھ شریک ہوئے۔

عید المبارک کے متعلق اگست کے شروع میں ہر جماعت کو بذریعہ سرکلر خاکسار نے اطلاع دے دی تھی۔ اور ضروری ہدایات بھی نشر کر دی گئی تھیں۔ کہ احباب ان رسوم و رواج سے پرہیز کریں۔ جن کو شریعت ناپسند کرتی ہے۔ احباب نے ہر جگہ ان ہدایات کا خیال رکھا۔ اور اچھی ڈسپلن کا ثبوت دیا۔ فالحمد للہ

خط و کتابت

ہر مرکز متعلقہ خط و کتابت انفیشل و غیر آفیشل کا جواب دیتا رہا۔ اور مبلغین نے تبلیغی خطوط بھی لکھے۔ مکرم امیر صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا لیکچر "اسلام کا اقتصادی نظام" (انگریزی) معہ ایک تبلیغی [illegible] کے گورنر سیرالیون، گورنمنٹ آفیسروں اور ملک کے ذی اثر لوگوں کو ارسال کیا۔ ابھی تک کسی کی طرف سے جواب نہیں ملا۔

جنرل: (۱) امتحان کتب سلسلہ

جماعت کی دینی علوم کی واقفیت کے لئے سنٹرل مشن "بو" کی طرف سے ملک کے تعلیم یافتہ احمدیوں اور سکولز کے اساتذہ کے لئے تین کتب کا نصاب مقرر کیا گیا۔ (۱) اسلامی اصول کی فلاسفی (۲) گورنمنٹ مسیح (۳) اور احمدیت کا پیغام۔ سلاناوہ نائیجیریا کے نام یہ امتحان نومبر میں ہوگا۔ انشاء اللہ۔ سب احباب کو بذریعہ سرکلر اطلاع دی گئی۔ اور کتب روانہ کی گئیں۔

(۲) مضامین: اخبارات میں مضامین تبلیغ کا ایک موثر ذریعہ ہیں۔ اس پر مبلغین حتی المقدور عمل کرتے ہیں۔ مکرم امیر صاحب اور خاکسار نے ایک ایک مضمون برائے اشاعت ارسال کیا۔ مکرم صوفی صاحب نے فری ٹاؤن کے ایک عیسائی پروفیسر کے ایک مضمون کی رد میں لکھا۔ جس میں اس عیسائی کے اعتراضات، اسلام میں تعلیم نسواں کے مسئلہ پر۔ اس کے صحیح نقطہ نگاہ پیش کیا۔ اور دوسرا مضمون "لندن ڈیلی میل" کے ایک مضمون کی بنا پر لکھا جو ایک جرمنی عورت نے جرمن لوگوں کی مذہب کو بشدت محسوس کرنے کے بارے میں لکھا تھا۔

(۳) "باجیبو" میں جماعت باقاعدہ ہفتہ وار اجلاس منعقد کرتی رہی۔ اور دلچسپی لیتی رہی۔ ان اجلاسوں میں انگریزی کے علاوہ ورنیکلر میں بھی لیکچر دیئے جاتے ہیں جس سے مقصد تبلیغی ٹریننگ اور اصلاح ہے۔ مبلغین کرام بیماروں کی تیمارداری بھی کرتے رہے اور دیگر خدمت خلق میں کوشاں رہے۔

(۴) نومبائعین:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں تین کس داخل احمدیت ہوئے۔ مگبورکا میں السید خلیل صاحب احمدی شامی تاجر کی اہلیہ آمنہ علی کفل صاحبہ اور دو اور افراد مسٹر احمد ووڈ اور مسٹر ڈیوڈ ایڈورڈ ہیں۔ اللہم زد فزد۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو استقلال اور ثابت قدمی عطا کرے اور ایمان و اخلاص میں ترقی دے۔ آمین

(۵) سیرالیون مشن اس وقت مالی تنگی میں مبتلا ہے احباب کشائش کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز احمدیہ مشن ہاؤس "بو" جو اسی وجہ سے مکمل ہونے سے رکا پڑا ہے کی کامیابی اور تکمیل کے لئے دعا کریں۔

آپ اپنا روپیہ امانت تحریک جدید میں رکھیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۳۴ء کے آخر میں تحریک جدید کے مالی اور روحانی جہاد کا اعلان فرماتے ہوئے سب سے دوسرا مطالبہ یہ فرمایا۔ کہ ہر احمدی اپنی آمد میں سے کچھ نہ کچھ بچا کر "امانت تحریک جدید" میں جمع کرے۔ تا اس کی ضرورت کے لئے ایک سرمایہ ہو جائے۔ اور یہ روپیہ وہ تین سال کے بعد بصورت نقدی یا جائیداد اور اس سے لے سکے گا۔ چنانچہ تین سال کے بعد بصورت جائیداد نہیں بلکہ بصورت نقدی ان کے مطالبہ پر واپس ہو گیا بجز چند افراد کے جنہوں نے خود واپس نہیں کیا۔ اس کے بعد پھر حضور نے فرمایا۔ کہ احباب اس سلسلہ امانت کو بند نہ کریں۔ بلکہ جاری رکھیں۔ اور امانت تحریک جدید میں روپیہ جمع کرتے جائیں۔ حتی کہ یہ بھی فرمایا کہ جن احباب نے اپنا روپیہ بنکوں میں رکھا ہوا ہے یا ان کے پاس ہی پڑا ہے۔ وہ بھی اپنا روپیہ تحریک جدید کی امانت میں جمع کریں۔ اور وہ جب چاہیں۔ اپنی ضرورت کے مطابق امانت تحریک جدید سے واپس لے سکتے ہیں۔ چنانچہ اب اس پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔ کہ جب کسی کی درخواست پہنچتی ہے۔ اسے روپیہ بھجوا دیا جاتا ہے۔ آج کل فسادات کے زمانہ میں جن دوستوں نے اپنا امانت تحریک جدید میں رکھا تھا۔ وہ محفوظ رہا۔ اور وہ اپنی ضرورت کے مطابق واپس لے کر اپنا کاروبار کر رہے ہیں جنہوں نے اپنے پاس رکھا۔ یا بنکوں میں تھا۔ اپنے پاس والا روپیہ تو اکثر حصہ ضائع ہو چکا۔ اور بنکوں والا روپیہ ملنے میں بہت سی دقتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور وہ روپیہ محفوظ نہیں جتنا کہ تحریک جدید کی امانت میں رکھنے والوں کا ہے۔ اس لئے ایسے احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنا روپیہ بنکوں سے نکلوانے کی کوشش کریں۔ اور پھر اسے تحریک جدید کی امانت میں جمع کرا دیں۔ کیونکہ یہاں ان کو حسب ضرورت بآسانی مل سکے گا۔ اس سے نہ صرف ان کا روپیہ محفوظ رہے گا۔ بلکہ ان کے لئے ثواب کا باعث بھی ہوگا۔ اور یہ روپیہ سلسلہ کے کام بھی آ سکے گا۔ اور ان کے لئے محفوظ بھی ہے جب چاہیں واپس لے سکتے ہیں۔ لہذا آپ اپنا روپیہ فوراً امانت تحریک جدید میں جمع کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

میری بیوی میو ہسپتال میں دو ماہ سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں۔ قاضی محمد صدیق کو تب۔ روزنامہ اخبار الفضل

گداگری اور پاکستان

آج کل ہر شہر، ہر بازار اور گلی کوچوں میں بہت سے بچے بوڑھے۔ جوان اور عورتیں آپ کو سوال کرتے نظر آئیں گے۔ کہ بابو جی ایک پیسہ۔ میرے ماں باپ فلاں شہر میں مارے گئے۔ روٹی کھانی ہے۔ صبح سے بھوکا ہوں۔ بابو خدا کے لئے بڈھے کو پیسہ۔ گھر بار لوٹا گیا۔ بیوی بچے مارے گئے بھوکا ہوں کچھ دے دو عورتیں منتیں کرتی ہیں۔ کہ بچے مر رہے ہیں۔ کل سے فاقہ ہے اللہ کے نام کا بابو جی پیسہ۔ خدا تیری جوانی قائم رکھے عمر دراز کرے۔ یہ دیکھو یہ چھوٹے بچے ہیں۔ ان کا باپ مارا گیا کھانے کو کچھ نہیں دیدو۔ بابو جی پیسہ۔ بابو جی ایک پیسہ۔

یہ عبرتناک منظر دیکھ کر دل پر ایک دھکا سا لگتا ہے۔ اور ان لوگوں کی تکالیف کا احساس کر کے دماغ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ مگر اس خیال کے آتے ہی میں دریائے حیرت میں ڈوب جاتا ہوں۔ اور سوچتا ہوں اور پھر سوچتا ہوں۔ کہ اگر گداگری کا یہی عالم رہا۔ تو کیا پاکستان اس تباہ کن سیلاب کا مقابلہ کر سکے گا۔ بیشک مشرقی پنجاب میں جو فسادات ہوئے ان کے باعث ایک بہت بڑی تعداد کو مفلسی اور قلاشی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ لیکن اگر ان مانگنے والوں کو غور سے دیکھا جائے۔ تو غالب اکثریت ایسے لوگوں کی ہو گی جو محض بدعادت۔ کم ہمتی اور عدم محنت کی وجہ سے یہ طریق اختیار کئے ہوں گے۔ ہاں بعض عورتیں۔ بوڑھے اور بچے ایسے بھی ہوں گے جو فی الواقعہ امداد کے مستحق ہوں گے۔ لہذا میں حکومت پاکستان کی توجہ اسی طرف پھیرنا چاہتا ہوں۔ کہ بیشک ناگہانی مصائب کے باعث مالی مصائب حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں مگر تاہم قوم کو اس خطرناک طوفان سے بچانا بھی حکومت کا ہی کام ہے۔ لہذا حکومت کو حتی الوسع کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ایسے چھوٹے بچوں اور لڑکیوں کے لئے جن کے ماں باپ مارے گئے یا وہ ان سے الگ ہو گئے ہیں۔ سکول کھولے جن میں انہیں مختلف قسم کے صنعتی کاموں کی ٹریننگ دی جائے۔ تا بڑے ہو کر وہ اپنے کنبہ کا بوجھ خود اٹھا سکیں۔ اور قوم کے لئے مفید وجود بن کر حکومت پر بار نہ ہوں۔ اسی طرح وہ بوڑھے جن کے خاندان مارے گئے اور وہ چل پھر نہیں سکتے ان کے لئے بھی اس قسم کے ادارے قائم کئے جا سکتے ہیں۔ جن پر وہ بیٹھے بیٹھے چٹائیاں یا دریاں وغیرہ قسم کی چیزیں بناتے رہیں۔ اور حکومت کی طرف سے انہیں وظیفہ دیا جائے۔ غرض کئی طرح کے ادارے کھولے جا سکتے ہیں جن میں اس قسم کے مستحق لوگوں کو رکھا جائے۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ حکومت پر بوجھ نہ ہو گا بلکہ آمد کے علاوہ ملک سے بیکاری بھی دور ہو جائے گی۔ اور سب سے بڑا فائدہ جو ایسا کرنے سے حکومت کو ہو گا وہ یہ ہے کہ جب مستحق لوگوں کو بیت المال سے گزارہ ملے گا تو اس کا لازمی نتیجہ ہو گا۔ کہ قوم میں بہادری اور شجاعت پیدا ہو گی یعنی ایک نوجوان اس خیال سے کہ اگر میں مارا گیا۔ تو میری بوڑھی ماں کیا کرے گی۔ جنگ میں جانے سے گریز کرتا ہے لیکن جب اسے علم ہو۔ کہ میرے شہید ہونے کے بعد اسلامی بیت المال میری ماں کی روٹی کا کفیل ہو گا۔ تو وہ بے خطر میدان کارزار میں اتر آئیگا اور موت سے دوچار ہونے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہ کرے گا۔ پس حکومت پاکستان کا فرض ہے۔ کہ وہ مستحق افراد کے لئے مناسب انتظام کرے۔ ورنہ اس مشکل کا حل کرنا بعد میں آسان نہ ہو گا۔

جہاں تک حکومت کا فرض ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس طرف ضرور توجہ دے گی۔ مگر خود ایسے لوگوں کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ اس مرض کا علاج کریں اور سوچیں کہ اسلام نے سوال کرنے سے بہت سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔ اور نہ صرف سوال کرنے سے بلکہ ہٹے کٹے اور تنومند انسان کو جو محض عادت یا کام چوری کی وجہ سے مانگتا ہے دینے سے بھی روکا ہے مگر سمجھ نہیں آتی۔ کہ کس طرح ایک غیرت مند مسلمان دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلا سکتا ہے۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رض کے متعلق آتا ہے کہ جب آپ کے انصاری بھائی نے آپ کو حصہ دینا چاہا۔ تو آپ نے فرمایا کہ بھائی مجھے بازار کا راستہ دکھا دو۔ چنانچہ آپ بازار گئے۔ اور کام شروع کر دیا۔ اور پھر اس قدر ترقی کی کہ جب آپ نے وفات پائی تو اپنے پیچھے تین کروڑ روپیہ کی گرانقدر رقم چھوڑی۔

مگر آج کل کے نوجوانوں کا یہ حال ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی کام کہا جائے۔ تو بڑی لجاجت سے کہدیں گے کہ جی سرمایہ نہیں۔ حالانکہ یہ محض نفس کا دھوکہ ہے۔ اور کم ہمتی کا جواب ہوتا ہے۔ میں نے خود چھوٹے چھوٹے دو بھائیوں کو جن کے ماں باپ امرتسر میں مارے گئے ہیں۔ انارکلی میں دیکھا کہ بڑا ان میں سے ریڑی لگاتا ہے۔ اور کمیشن پر مال بیچ کر شام تک کافی پیسے کما لیتا ہے۔ اور چھوٹا جس کی عمر بمشکل دس بارہ برس کی ہو گی۔ چھوٹا موٹا بوجھ اٹھا کر روٹی کما لیتا ہے۔ مگر بات صرف یہ ہے کہ انسان میں غیرت اور خودداری کا جذبہ ہونا چاہیئے۔ اور کسی ادنیٰ سے ادنیٰ کام کو بھی عار نہ سمجھنا چاہیئے۔ ابلے ہوئے آلو اور چنے بیچنا ایک نہایت ہی ادنیٰ سا کام خیال کیا جاتا ہے۔ مگر گذشتہ دنوں جب ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے بعض نوجوانوں کو یہ حکم دیا کہ ابلے ہوئے آلو اور چنے بیچیں تو خاکسار کو بھی یہ سعادت نصیب ہوئی۔ لیکن مقصد چونکہ آمد نہیں بلکہ محض ٹریننگ تھا۔ اس لئے باوجود گاہکوں کے یہ کہتے کہ میں بازار کے مقابل ایک آنہ کے بہت زیادہ چنے دیتا ہوں پھر بھی میرا یہ تجربہ ہے کہ میں دس آنے کا روپیہ بنا لیتا تھا۔ اور اب بھی اگر میں یہ کام کروں تو انشاء اللہ تعالیٰ پچھتر (۷۵/-) روپے ماہوار تک کما سکتا ہوں۔

پس جہاں میں حکومت پاکستان سے یہ امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اس طرف توجہ کرے گی۔ اس موقعہ پر میں ایسے لوگوں سے بھی جنہوں نے یہ پیشہ اختیار کر رکھا ہے۔ کہوں گا۔ کہ وہ غیرت اسلامی کو برقرار رکھیں۔ اور اپنے اندر خودداری کا جذبہ پیدا کرتے ہوئے کسی کام کو بھی ادنیٰ اور حقیر خیال نہ کریں۔ وہ چند پیسوں سے کام کر کے دیکھ لیں اللہ تعالیٰ ضرور اس میں برکت ڈالدے گا۔ اور اس طرح مسلم قوم اس مرض سے بچ جائے گی۔

(خاکسار محمد حیات تاثیر گجراتی)

کاشت کا کام کرنے کے لئے واقفین زندگی کی فوری ضرورت

زمیندارہ وقف کی تحریک کرتے ہوئے حضور نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ مئی ۱۹۴۷ء میں فرمایا تھا۔ کہ آج میں جماعت کے زمینداروں کو بلاتا ہوں۔ کہ وہ سلسلہ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں اور ان کو جو گذارے دیئے جائیں انہیں انعام سمجھتے ہوئے کام کرتے چلے جائیں۔ پس آج زمینداروں کے لئے موقعہ ہے۔ کہ سلسلہ کے لئے یا سلسلہ کے مفاد کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔۔۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ سلسلہ کی زمینوں پر جہاں باقی کارندے واقف زندگی ہوں۔ وہاں مزارع بھی واقفین ہی ہوں"۔ اس وقت چونکہ اس کام کے لئے فوری طور پر آدمیوں کی ضرورت ہے تاکہ وہ کاشت کا کام اپنے ہاتھوں سے کر سکیں لہذا امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اپنی اپنی جماعتوں میں تحریک کر کے ایسے دوستوں کے مکمل پتوں سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کے انتخاب کر کے جلد از جلد انہیں کام پر لگایا جائے "کیونکہ اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھے گا۔ کہ کون پڑھا ہوا تھا اور کون ان پڑھ تھا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ یہ دیکھیگا۔ کہ میری خاطر جان کس نے پیش کی۔ اور جان پیش کرنے کے لحاظ سے پڑھا ہوا اور ان پڑھ دونوں برابر ہیں"۔ نیز اعلان ہذا کے پڑھنے والے احباب سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے ناخواندہ بھائیوں کو جو اس کام کے لئے موزوں ہوں وقف زندگی کے لئے آمادہ کریں۔ کیونکہ وہ خود نہ پڑھ سکنے کی وجہ سے اس تحریک میں باوجود خواہش کے شامل نہ ہو سکیں گے۔ اس ضمن میں فارم معاہدہ وقف زندگی دفتر ہذا سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ۔ لاہور)

> **تحریک جدید دفتر اوّل کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کا وعدہ کرنے والے مجاہدین کو تحریک جدید کے وعدوں کا آخری وقت ۷ رفروری یاد رہے** (تحریک جدید دفتر وکیل المال)

رسالہ مصباح کے متعلق ضروری اطلاع

انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب "رسالہ مصباح" شائع ہونا شروع ہو جائے گا۔ اس لئے تمام علم دوست بہنوں سے التماس ہے کہ فوری طور پر اپنے قیمتی مضامین رسالہ مصباح کے لئے ارسال فرمائیں۔ اور تمام ممبرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ایڈریس سے مطلع فرماویں۔ تاکہ رسالہ ارسال کیا جا سکے۔ نیز خریداری نمبر بھی۔ (امۃ اللہ خورشید معرفت دفتر لجنہ اماء اللہ رتن باغ لاہور پاکستان)

"یہ واقفین زندگی کہاں ہیں"

(۱) احمد خان صاحب سندھی متعلم جامعہ احمدیہ ولد حبیب خان صاحب مرحوم ساکن بھاگو ڈیرہ تحصیل کنڈیارو ضلع نواب شاہ سندھ (۲) محمد شریف صاحب ولد چوہدری محمد الدین صاحب باجوہ ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ محمد آباد اسٹیٹ میں کام کرتے تھے وہاں سے مزارعین لینے کے لئے آئے تھے۔ مگر تا حال واپس نہیں پہنچے۔ (۳) خوشی محمد صاحب ولد خدا بخش صاحب ساکن دیوا سنگھ ضلع ملتان محمد آباد اسٹیٹ میں کام کرتے تھے۔ یکم نومبر ۱۹۴۷ء کو وہاں سے رخصت پر آئے تھے۔ مگر واپس نہیں گئے۔

دوست جو ان میں سے کسی ایک کو بھی جانتے ہوں۔ براہ مہربانی دفتر ہذا کو مطلع فرماویں:۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور)

افغانستان نے برطانیہ سے ہوائی جہاز خریدے

لنڈن (بجری تار) رائل افغان ایئر فورس کے لئے افغانستان نے تین لاکھ پونڈ کی مالیت کے بارہ ہوائی جہاز برطانیہ سے خریدے ہیں۔ ہر جہاز میں آٹھ مسافروں کے لئے جگہ ہو گی۔ افغانستان نے برطانیہ کی جس فرم کو ان جہازوں کا آرڈر دیا ہے۔ اس نے جنگ کے دوران میں اسی قسم کے بارہ ہزار ہوائی جہاز بنائے تھے۔ (ر ب۔ ا۔ س)

پولیس و محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی مصروف تفتیش ہیں

لنڈن ۳۰ جنوری۔ ہندوستانی ہائی کمشنر کے لندنی مکان میں جس میں آج کل ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر آر۔ ایس۔ منی سکونت پذیر ہیں۔ بدھ کے روز نقب زنی کی واردات ہوئی۔ واردات کے وقت مسٹر منی اپنی اہلیہ کے ہمراہ کسی سرکاری تقریب کے سلسلے میں باہر گئے ہوئے تھے۔ رات کے دس بجے جب دونوں میاں بیوی گھر واپس آئے تو انہوں نے مکان کے دروازے چوپٹ کھلے پائے تازہ روغن شدہ دیواروں پر انگلیوں کے نشان پائے گئے۔ مگر کوئی قیمتی چیز چوری نہیں ہوئی خیال کیا جاتا ہے کہ نقب زن ابھی داخل مکان نہیں ہوئے ہونگے کہ میاں بیوی کار میں آن پہنچے۔ اس طرح نقب زنوں کو موقعہ نہ مل سکا اور وہ فرار ہو گئے۔ (گلوب)

عبرانی دستہ کے پوسٹروں کے خلاف احتجاج

لنڈن ۳۰ جنوری فلسطین کے لئے رضاکاروں سے اپنی خدمات پیش کرنے کی اپیل کے "عبرانی دستہ" کہلانے والی انجمن کی جانب سے پوسٹر شائع ہونے کے بعد برطانیہ میں عرب انجمنوں نے اعلان کر دیا ہے کہ اگر لوگوں کو یہودیوں کی جانب سے جنگ کرنے کے لئے برطانیہ سے جانے کی اجازت دی گئی تو ان کے پاس بھی ۸ ہزار رضاکار ہیں جو عربوں کی حمایت میں جنگ کریں گے۔ عرب دوستوں کی کمیٹی نے برطانوی ہوم سیکرٹری سے مطالبہ کیا ہے کہ عبرانی دستہ کے پوسٹروں کو ہٹا دیا جائے۔ (استار)

پاکستان کا مستقل پایہ تخت

کراچی ۳۰ جنوری۔ پاکستان کے مستقل پایہ تخت کا سوال جو متعدد دماغوں کو پریشان کر رہا ہے۔ ابھی تک طے نہیں ہوا ہے۔ کل شام کو اس سلسلہ میں مرکزی اور سندھ حکومتوں کی کابینہ کے مشترکہ اجلاس میں بحث و تمحیص ہوئی تھی۔ (ارشاد)

دق کے خلاف جنگ ایک کروڑ اشخاص کے ٹیکہ لگایا جائیگا

جنیوا ۳۰ جنوری۔ عالمگیر انجمن صحت نے حال ہی میں اعلان کیا ہے کہ آئندہ اٹھارہ ماہ کے اندر ایک کروڑ آدمیوں کے ٹیکہ لگایا جائے گا۔ تاریخ میں اتنے کثیر آدمیوں کے ٹیکہ لگانے کا یہ پہلا موقعہ ہے۔ یہ ٹیکہ بی سی جی نامی دوا کا لگایا جائے گا۔ جو عالمگیر انجمن صحت کے عہدیداروں کے اجلاس میں تپ دق کے سلسلہ میں روس میں سب دوا مؤثر ثابت ہوئی ہے۔

امریکہ ہسپانیہ سے تعلقات بہتر کرنیکا خواہاں

لنڈن ۳۰ جنوری۔ یہاں موصول شدہ ایک اطلاع کے مطابق واشنگٹن امریکہ ہسپانیہ سے تعلقات استوار کرنے کا خواہاں ہے۔ اور اس سلسلے میں کوشش کر رہا ہے۔ اخبار دہلی ایکسپریس کا نامہ نگار مقیم واشنگٹن رقمطراز ہے کہ ہسپانیہ کو امریکی ڈالر کی ضرورت ہے اور امریکہ کی ہسپانوی ہوائی اڈوں اور بحری اڈوں پر نظر ہے۔ (استار)

پندرہ مجروحین چل بسے

جوہانسبرگ ۳۰ جنوری اینگلو عراقی معاہدہ کے خلاف مظاہرہ کرتے ہوئے جو اشخاص مجروح ہوئے تھے ان میں سے آج پندرہ ہسپتال میں چل بسے۔ بقیہ مجروحین میں سے زیادہ تعداد طالب علموں کی ہے۔ جنہیں بیرونی خون کے ذریعہ سے مدد...

روس کمیشن جرمنی نوادر ہمراہ لیگیا

لنڈن ۳۰ جنوری امریکی اخباروں کے نامہ نگار نے حال ہی میں جرمنی کے روسی علاقہ کا دورہ کیا ہے۔ ان کے بیان کے مطابق واسرٹن (جرمنی) کے بڑے عجائب خانہ سے تقریباً ۲۰ لاکھ پونڈ کے نوادر روسی واسرٹن سے روس لے گئے۔

امریکہ میں برطانوی جواہرات کی نمائش

نیویارک ۳۰ جنوری حال ہی میں برطانیہ سے وہ جواہرات جن کی قیمت ۷۵ ہزار پونڈ ہے بذریعہ ہوائی جہاز امریکہ لائے گئے ہیں۔

برطانیہ کی ایک جواہرات کی ایک فرم نے ان جواہراتوں کو امریکہ کی جواہرات کی نمائش میں پیش کرنے کے لئے مستعار دیا ہے۔ ان میں سے ایک ۲۵ قیراط کا ہے اور موجودہ صنعتی دنیا میں سب سے بڑا پتھر ہے یہ برازیل میں برآمد ہوا تھا۔

فلسطینی عربوں کی حمایت

لنڈن ۳۰ جنوری۔ عبرانی دستے کے واسطے رضاکاروں کی اپیل کے پوسٹروں کے لندن میں شائع ہونے کے بعد یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ اگرچہ کسی قسم کی اپیل نہیں کی گئی۔ لیکن برطانیہ کے ۸ ہزار باشندے فلسطین میں یہودیوں کے خلاف جنگ کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔ (استار)

چٹاگانگ سے جوٹ کی برآمد میں اضافہ

ڈھاکہ ۳۰ جنوری۔ چٹاگانگ سے جوٹ کی درآمد پر پاکستان کی عالمگیر اجارہ داری قائم ہے برآمد میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ تازہ ترین اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ نئی حکومت کے وجود میں آنے کے بعد سے اب تک ۲ ہزار ٹن جوٹ برآمد ہو چکی ہے۔ (استار)

رائل پاکستان نیوی اور ائیر فورس میں بھرتی

ڈھاکہ ۳۰ جنوری مشرقی پاکستان نیوی میں بھرتی جلد شروع ہو جائے گی ۱۰ مارچ ۱۹۴۹ء کو آخری انتخاب کے لئے مقابلہ کا امتحان ہوگا۔ کامیاب امیدواروں کو کراچی میں تربیت دی جائیگی رائل پاکستان ائیر فورس کی مختلف زمینی شاخوں میں بھی مشرقی پاکستان میں بھرتی شروع ہو گئی ہے اس کے لئے اٹھارہ سے تیس سال عمر کے امیدوار درخواست کر سکتے ہیں۔ (اے۔ پی۔ آئی)

۱۴ تقویت پہنچائی جا رہی ہے۔ حکام ان کے علاج معالجہ میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور متعلقین نے رشتہ داروں کو امداد دے رہے ہیں۔

کیا روس اپنی کٹھ پتلی حکومتوں کے بلاک سے ڈرتا ہے

لنڈن ۳۰ جنوری کیا روس اپنی مشرقی کٹھ پتلی حکومتوں پر تقریباً کرد اور حکومت کرد کے پرانے اصولوں کا استعمال کر رہا ہے۔ یہ سوال کمنفورم کے سابق سیکرٹری جارج دیمیتروف کی دیا متنازع بلقان اور پولینڈ وغیرہ سلاویکیا اور یوگوسلاویہ کا ایک وفاق بنانے کی تحریک کی وجہ سے اس پر اخبار "پراودا" کی لعنت ملامت کے بعد عام طور پر پوچھا جا رہا ہے۔ یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ روس میں اس قدر وقار رکھنے والے شخص کے خلاف اس قسم کی لعنت ملامت یقیناً خود روسی حکومت کے ایما پر کی گئی ہے اور روس کی موجودہ پالیسی کی مظہر ہے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ بعض کے نظریہ میں مشرقی حکومتوں کے بلاک سے شیر شکر کی داغ بیل ڈالنے کے ہوتے ہوئے کیا ہمیں ڈر ہے اس کی مخالفت پر کمربستہ کر رہی ہے۔ اس کی وضاحت یہ کی جاتی ہے کہ روس کو حکومتوں کی ایک یونین کو منظور رکھنے میں الگ الگ وجود رکھنے والی حکومتوں کے مقابلہ میں زیادہ دشواریاں پیش آئیں گی۔

جیسا کہ مانچسٹر گارڈین نے واضح طور پر تحریر کیا ہے۔ یہ اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ ماسکو نہ صرف ایک مغربی بلاک سے ڈرتا ہے بلکہ اسے مشرقی حکومتوں کے زیادہ مضبوط اور زیادہ متحد بلاک سے بھی خطرہ ہے۔ (استار)

لنڈن کے عجائب گھر کیلئے ہندوستان میں جانوروں کی تلاش

لنڈن ۳۰ جنوری۔ لندن کے چڑیا گھر کے مسٹر لیونارڈ چڑیا گھر کے لئے جانور جمع کرنے ایک سال کی مدت کیلئے ہندوستان روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ اپنے ساتھ کلکتہ کے چڑیا گھر کے لئے تین جانور لا رہے ہیں۔ انہوں نے انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ میں گذشتہ موقعہ پر بعض جانور اپنے ساتھ نہ لا سکا تھا۔ اب میں انہیں لانے کے علاوہ دوسرے جانور بھی حاصل کر کے لانے کی کوشش کرونگا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے قیام کی مدت ایسی کے لئے ہماری آسانیوں پر منحصر ہے۔ وہ خود شکار کھیلنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ لیکن انہیں توقع ہے کہ انہیں جس قسم کے جانوروں کی ضرورت ہوگی۔ وہ پہلے ہی پکڑے جا چکے ہوں گے۔ (استار)

چین کی جنگ

نانکنگ ۳۱ جنوری۔ آج مغربی سینیز مہمان میں سرکاری فوجوں کی حالت زیادہ تشویشناک نظر آ رہی تھی کیونکہ کیمونسٹ فوجوں نے ایک اہم ریلوے جنکشن پر قبضہ کر لیا تھا۔ جو مکڈم سے نومیل جنوب مغرب کی طرف واقع ہے۔ (اے۔ پی)

کراچی ۳۱ جنوری آج گاندھی کا ماتم منانے کے لئے ہندو مسلمان۔ سکھ۔ پارسی اور عیسائی معززین کی تعداد میں عید گاہ میں جمع ہوئے۔ جنہیں مسٹر سیریا داس۔ سردار عبدالرب نشتر مسٹر دشوا ناتھ اور دیگر نے خطاب کیا۔ (اے۔ پ)

ہم کچھ عرصہ انتظار کر سکتے ہیں تو وہ دیکھے گا کہ کشمیر پر چھاپہ ماروں کی تعداد اس قدر کم ہو گئی ہے کہ باقی ماندہ لوگوں کو کشمیر خالی کرنے پر رضامند کر لینا بالکل معمولی بات ہے اور استصواب رائے کے واسطے فضا ہموار کرنے میں بھی آسانی پیدا ہو جائے گی۔ (اے)

گاندھی جی کا ماتمی جلوس

نئی دہلی ۳۰ جنوری آج گاندھی جی کی برسی پر ماتمی جلوس میں ۱۰ لاکھ افراد نے شرکت کی جلوس کی لمبائی ساڑھے پانچ میل کے قریب تھی۔ نعش کو ایک گاڑی پر رکھا گیا تھا۔ جس میں پنڈت نہرو۔ سردار پٹیل۔ سردار بلدیو سنگھ اور اچاریہ کرپلانی بیٹھے ہوئے تھے اور اس کے پیچھے گاڑی میں گاندھی جی کے اقرباء سوار تھے۔ سڑک کے دونوں طرف افسردہ چہرے دکھائی دیتے تھے۔ جو گاندھی جی کی جے کے نعرے بلند کر رہے تھے۔

جلوس کے انتظام کرنے کے لئے۔ فضائی بری اور بحری افواج کے ۱۵ ہزار سپاہیوں کی خدمات لی جا رہی تھیں۔ لیکن گاندھی جی کی آخری رسوم دیکھنے کا یہ عالم تھا کہ عوام نے متعدد بار صفوں کو توڑ دیا۔ جگہ جگہ جہاں سے گاڑی گذرتی لوگ چھتوں پر سے پھول برساتے تھے۔ جب جلوس جمنا گھاٹ پہنچا تو اوپر سے ہوائی جہاز ولوں نے پھول برسائے کہا جاتا ہے کہ آج تک دہلی میں اتنا عظیم الشان جلوس نہیں دیکھا گیا۔

"میاں ریاض احمد دولتانہ بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے"

لاہور ۳۱ جنوری میاں ریاض احمد دولتانہ جو ملتان کے زمینداری حلقہ سے مغربی پنجاب کی لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے کھڑے ہوئے تھے بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے ہیں۔ یہ نشست پچھلے سال ان کے والد مرحوم میاں اللہ یار خاں دولتانہ چیف وہپ پنجاب اسمبلی کی وفات کی وجہ سے خالی ہوئی تھی۔ (اپ)

لاہور ۳۱ جنوری گاندھی جی کا ماتم منانے کے لئے آج لاہور میں مکمل ہڑتال منائی گئی۔ تمام کارخانے اور تجارتی ادارے بند رہے۔

مسئلہ کشمیر کا "عملی حل"

لنڈن ۳۰ جنوری۔ ہندوستانی فوج کے ایک سابق برطانوی افسر لیفٹیننٹ کرنل ہنس نے کشمیر کی دشواریوں کے لئے ایک عملی حل پیش کیا ہے۔ انہوں نے پریس کو تحریر کردہ ایک خط میں لکھا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تین ماہ سے کم عرصہ میں کشمیر پر حملہ آوروں کی اکثریت اپنے ملک واپس چلی جائے گی۔ کیونکہ ان میں سے اکثر لوگ جو خنکی ہواؤں سے بچنے کے لئے میدانوں کی طرف آئے تھے۔ انہوں نے یہ تجویز پیش کی کہ وہ اگر پاکستان...

بقیہ صفحہ اول ۔ گاندھی جی کی موت پر
سر محمد ظفر اللہ خان کا اظہار افسوس

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان نے اپنی حکومت اور باشندگان پاکستان کی طرف سے دلی رنج کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دیگر ممبران نے گاندھی جی کے متعلق جن بلند پایہ خیالات کا اظہار کیا ہے ان کے اس خراج تحسین میں اپنے آپ کو شامل کرتا ہوں ان کی اندوہناک وفات جس طرح ہندوستان کے لئے ایک نقصان عظیم ہے۔ اسی طرح پاکستان کے لئے بھی ہے۔ اور تمام دنیا میں جہاں تک امن کے قیام کا تعلق ہے۔ ان کی وفات ایک ایسا نقصان ہے جس کی تلافی نہیں کی جا سکتی۔ ہر نازک سے نازک مرحلے کو اپنی قابلیت کی بنا پر نہایت کامیابی سے طے کرتے رہتے تھے۔ اور یہ وصف ان کی عظیم شخصیت پر دال تھا۔ یہ بات حد ادراک سے باہر لگتی ہے کہ کوئی شخص ان کو تکلیف دینے یا دکھ پہنچانے کی خواہش کرے۔ لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ ان کی موت ایک قاتل کے ہاتھوں واقع ہوئی۔ یہ احساس کہ گاندھی جی جس محراب کے بنیادی پتھر تھے جس نے ابھی بڑے بڑے ثقیل بوجھوں کا بار اٹھانا تھا۔ اس سانحہ کو اور زیادہ ناقابل برداشت بناتا ہے۔ ایک بے حوصلہ اور کم ہمت شخص نے اس بنیادی پتھر کو اپنی جگہ سے ہٹا دیا ہے۔ اب نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کس تباہی پر منتج ہوگا۔ مجھے اس امید کے اظہار اور دعا کی اجازت دیجئے کہ گاندھی جی کی اس عظیم الشان قربانی سے ان بلند خیالات و نظریات کی جلد تکمیل آسان ہو گی جن کی خاطر انہوں نے اپنی تمام زندگی وقف کی ہوئی تھی (رائٹر)

گاندھی جی کی موت پر
کینیڈین وزیر اعظم کا برقیہ

اٹاوہ ۳۱ جنوری۔ کینیڈین وزیراعظم نے گاندھی جی کی موت پر اظہار تاسف کرتے ہوئے وزیر اعظم ہندوستان کو حسب ذیل برقیہ ارسال کیا ہے۔ گاندھی جی کی موت نہایت گہرے طور پر مجھ پر اثر انداز ہوئی ہے۔ کہ ایسے بے لوث شخص کی زندگی کا جو عدم تشدد کا دیوتا تھا تشدد کا شکار ہو جانا نہایت ہی تعجب خیز ہے۔

بقیہ صفحہ اول

اور اینٹوں سے بنے ہوئے ایک چبوترہ پر رکھا گیا۔ گاندھی جی کی نعش کو چندن کی لکڑیوں سے بنی ہوئی چتا میں صندل کی لکڑیوں کے ڈھیر کے اوپر رکھ دیا۔ آپ کا سر شمال کی جانب تھا۔ اور جسم سفید کھدر سے ڈھانپا ہوا تھا۔ اور آپ کے پاؤں کی طرف رکھے گئے۔ وہ جھنڈا جو آپ کی ارتھی پر رکھا تھا اتار دیا گیا۔ اور صندل کی لکڑیوں کا ڈھیر سپہ اور لگا دیا گیا۔ پنڈت رام داس نے بعد کچھ شبد پڑھے جبکہ آپ کی نعش پر شعلے بلند ہو رہے تھے۔ اور حاضرین پکار اٹھے مہاتما گاندھی امر ہو گئے۔ (ا ۔ پ)

مہاسبھائیوں کے خلاف پونا میں شدید گڑبڑ
صدر ہندو مہاسبھا کے مکان پر حملہ

پونا ۳۱ جنوری۔ گاندھی جی کے قاتل نتھو رام ونائک گوڈسے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ہندو مہاسبھا کا کارکن ہے اور پونا کا رہنے والا ہے۔ چنانچہ آج پولیس نے شہر میں بہت سی عمارتوں اور دوکانوں کی تلاشی لی جن عمارتوں کی تلاشی لی گئی۔ ان میں ایک مقامی مرہٹی روزنامہ "ہندو راشٹرا" کا دفتر ہندو مہاسبھا سکول اور نتھو رام ونائک گوڈسے کا مکان شامل ہے۔ گوڈسے کے مکان اور دیگر عمارتوں کی پولیس خاص حفاظت کر رہی ہے۔ باوجود پولیس کی کڑی حفاظت کے ایک مشتعل ہجوم نے شہر میں ایک انجینئرنگ ورکس نامی کارخانے کو گھیرے میں لے کر آگ لگانے کی کوشش کی۔ کہا جاتا ہے کہ اس کارخانے سے نتھو رام کا خاص تعلق ہے۔ اس وقت پولیس اس کی حفاظت کر رہی ہے۔ دوپہر تک شہر کے مختلف حصوں میں آگ لگانے کی چھ وارداتیں ہوئیں۔ اور بہت سی جگہوں پر خشت باری بھی کی گئی۔ ایک ہجوم نے ہندو مہاسبھا کے پریذیڈنٹ مسٹر ایل۔ بی بھوپٹکر کے مکان پر حملہ کیا۔ تلک منڈی میں ہندو مہاسبھا کے مقامی دفتر پر بھی حملہ کیا گیا۔ لیکن پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر ہجوم کو منتشر کر دیا۔ پولیس اور سی۔ آئی۔ ڈی کا اب تک تقریباً ایک درجن گھروں کی تلاشی لے چکی ہے۔ اور ہندو مہاسبھا سے تعلق رکھنے والے چھ آدمی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ احمد نگر شہر میں بھی بعض تلاشیاں ہوئی ہیں۔ ایک بہت بڑے مشتعل ہجوم نے "کل" نامی ایک روزانہ اخبار کے دفتر کو آگ لگا دی۔ یہ اخبار ہندو مہاسبھا کی تائید و حمایت کرتا تھا۔ تمام بلڈنگ آگ کی لپیٹ میں آگئی۔ آگ بجھانے والے انجنوں کو ہجوم نے بلڈنگ تک نہیں آنے دیا۔ شہر میں فوج بلا لی گئی ہے۔ جو فساد زدہ علاقے میں گشت کر رہی ہے۔ اخبار "کل" کے دفتر پر پولیس کو ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلانی پڑی جس سے ایک شخص زخمی ہوا۔

مسٹر ساورکر کی کوٹھی پر بھی شدید خشت باری کی گئی۔ نیز بعض مہاسبھائی مٹھائی تقسیم کرتے ہوئے دیکھے گئے۔ ہجوم نے ان پر بھی پتھر برسائے۔ مسٹر ساورکر کے بھائی ڈاکٹر این ڈی ساورکر کے مکان پر بھی حملہ کیا گیا۔ پتھر لگنے سے ساورکر زخمی ہو گئے۔ اور وہ اس وقت ہسپتال میں ہیں۔ مسٹر وی۔ ڈی ساورکر کے سیکرٹری مسٹر جی۔ وی ڈھیلے اور راشٹریہ سیوک سنگھ کے ایک لیڈر مسٹر اپا راؤ کاسر کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔ بعد کی اطلاع ہے کہ پولیس اور فوج نے حالات پر قابو پا لیا ہے۔

جمعیت اقوام عالم پر گاندھی جی کی موت کا اثر

لیک سکسس ۳۱ جنوری۔ گاندھی جی کی اچانک موت امن کونسل کے ممبران کے لئے جو آجکل ہندوستان اور پاکستان کے اختلافات پر غور و خوض کر رہے ہیں انتہائی رنج و غم کا باعث ہوئی۔ اس موقعہ پر صدر امن کونسل کے علاوہ شام۔ چین۔ فرانس اور برطانیہ وغیرہ کے نمائندوں نے تعزیتی بیان دیئے۔ جس میں آپ کی موت پر اظہار افسوس کرتے ہوئے آپ کے کارناموں پر خراج تحسین ادا کیا گیا۔ حکومت شام کے نمائندے فارس الخوری نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا تمام دنیا کے لئے یہ امر نہایت بدقسمتی پر دلالت کرتا ہے۔ کہ ایسے بزرگ کی موت اس طرح واقع ہو۔ اگر ہندوستان کے لوگ ان کی موت سے متاثر ہو کر امن برقرار رکھنے کے طریقوں پر آئندہ بھی گامزن رہیں۔ کہ جن کی خاطر انہوں نے اپنی زندگی تک قربان کر دی۔ تو پھر ان کی اچانک موت بھی بے فائدہ نہیں کہلائے گی۔ صدر امن کونسل وین لینگن ہوتے نے کہا کہ جمعیت اقوام عالم کی بنیاد بھی عدم تشدد اور صلح جوئی کے ان زریں اصولوں پر قائم ہے۔ جن کا درس گاندھی جی اپنی زندگی میں تمام دنیا کو دیتے رہے۔ چین کے نمائندے نے آپ کو عظیم المرتبت شخصیتوں میں سے ایک شخصیت قرار دیا۔ گاندھی جی کی موت پر اظہار غم اور احترام کے طور پر جمعیت اقوام کے تمام جھنڈے معمول سے نیچے کر دیئے گئے۔ اور یہ جمعیت اقوام کی تاریخ میں پہلی مثال ہے۔ کہ اقوام عالم کے جھنڈے اظہار غم کے طور پر ایک ایسے شخص کی خاطر اس طرح نیچے کر دیئے گئے ہوں۔ جو نہ تو کسی حکومت کا رکن اعلیٰ تھا اور نہ ہی جمعیت اقوام عالم کا ممبر تھا۔ (رائٹر)

روسی علاقہ کے جرمن افسروں کو انتباہ

لنڈن ۳۰ جنوری۔ برلن سے سرخ فوج کے ایک اخبار میں اگرچہ عام مزدوروں کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ لیکن اس میں روسی علاقہ کے جرمن افسروں کو بہت جھاڑ بتائی گئی ہے۔ کیونکہ وہ صنعتی پیداوار کی مطلوبہ مقدار کے پیدا کرنے میں تساہل سے کام لے رہے ہیں۔ مقالہ مذکورہ میں متنبہ کیا گیا ہے کہ مزدوروں کی عدالتیں قائم کر دی گئی ہیں۔ جو سستی کرنے والے لوگوں کے خلاف کارروائیاں کریں گی۔ اس مقالہ میں سیاسی اور صنعتی لیڈروں کو خاص طور پر زیادہ مستعدی سے کام کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ (ا ۔ ش)

بقیہ صفحہ اول ۔ دنیا کے اطراف و جوانب میں گاندھی جی کی وفات پر اظہار افسوس

ان کی اصل یادگار ہیں۔ جنوبی افریقہ کے وزیر اعظم جنرل سمٹس نے کیپ ٹاؤن میں اپنے دلی تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ گاندھی جی کے قتل کی خبر سنکر میرے رنج و غم کی انتہا نہ رہی۔ ان کی وفات تمام دنیا کے لئے رنج و الم کا باعث ہے۔ انگلستان کے مشہور ڈرامہ نویس جارج برنارڈ شا نے صرف اتنا کہا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا میں بہت زیادہ نیک اور ہر دلعزیز بننا بھی کس درجہ خطرناک ہے۔ مسٹر چرچل نے کہا دنیا میں ایسے بھیانک جرم کا ارتکاب میرے لئے صدمہ عظیم کا باعث ہوا ہے۔ (رائٹر)

بمبئی کے فساد زدہ علاقہ میں کرفیو لگا دیا گیا

بمبئی ۳۱ جنوری۔ کل نو بجے شام سے جبکہ فساد زدہ رقبہ میں کرفیو لگا دیا گیا۔ اس وقت تک امن رہا آج دن بھر تمام کپڑے کی ملیں فیکٹریاں ریلوے ورکشاپ سکول کالج اور تمام تجارتی منڈیاں بند رہیں۔ اور شہر میں ہر قسم کی ہڑتال رہی۔ ٹراموں اور بسوں کی آمدورفت بھی بند رہی۔ شہر میں کئی جلوس نکلے۔ جو گاندھی جی کے مجسمہ کو اٹھائے پھرتے تھے۔ اور ان کے محبوب ترین گیتوں کو گاتے تھے۔ ان میں لاکھوں مردوں عورتوں اور بچوں نے شرکت کر کے ماتم منایا۔ آج صبح کلہ بائی کے علاقہ میں چھرا گھونپنے کی دو وارداتیں ہوئیں۔ اس کے بعد حالت پرسکون رہی۔ (ا ۔ پ)

مشرق بعید کے کمیشن میں پاکستان کی شمولیت
روس کی مخالفت کا مقصد

واشنگٹن ۳۰ جنوری۔ مشرق بعید کے کمیشن میں پاکستان کی شمولیت کے سلسلہ میں روس کی مخالفت پر یہاں بہت تبصرہ اور قیاس آرائی کی جا رہی ہے عام طور پر اس نظریہ کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ روس منگولی جمہوریہ کو آزادی دلا کر کونسل پر اپنے حامی نمائندوں کی تعداد بڑھا کر اپنی حیثیت مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ اور اپنے اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پاکستان کی مخالفت کر رہا ہے۔ کمیشن کے سلسلے میں روس نے واشنگٹن میں اپنے نئے سفیر پینوشکن کی تقرری کے بعد کافی آواز اٹھانی شروع کر دی ہے۔ اس سے قبل ممبروں کے درمیان کشیدگی کو روکنے کے لئے اختلافی مسائل پر نرمی سے کارروائی کی جاتی تھی۔ لیکن اب پینوشکن کوئی مفاہمت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور ان خطرناک معاملات پر فیصلوں کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ سیاسی حلقوں میں یہ تجویز کی جا رہی ہے کہ جاپانی پولیس کی تعداد کم کرنے کے متعلق روس کی تجویز کا مقصد یہ ہے کہ وہ ملک کی پولیس اشتراکیوں کے پیدا کئے ہوئے ہنگاموں کو دبانے میں ناکام [illegible]